نمبر ۱۳۸ | مورخہ ۳۰ مئی ۱۹۳۱ء | یوم شنبہ | مطابق ۱۱ محرم ۱۳۵۰ھ | جلد ۱۸

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اللہ تعالےٰ کے فضل ورحم سے بخیر و عافیت ہیں۔

"تحفہ لارڈ اروِن" کا اردو ایڈیشن چھپ گیا ہے ایک روپیہ کے آٹھ اور ۲ر فی کاپی کے حساب سے احباب بک ڈپو تالیف و اشاعت قادیان سے منگا کر اس کی اشاعت کریں ۔

چونکہ خدا تعالےٰ کے فضل سے قادیان کی آبادی میں بہت ترقی ہو گئی ہے۔ اور لوکل کمیٹی کا کام بہت وسیع ہو گیا ہے۔ اس لئے اب کے مقامی کارکنوں کا عام انتخاب ہر محلہ سے علیحدہ علیحدہ کیا گیا ہے۔ یہ کارکن پریذیڈنٹ اور جنرل سیکرٹری کے ساتھ مل کر اپنے فرائض ادا کریں گے ۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

زندہ کتاب زندہ دین اور زندہ رسول

"میں تمام لوگوں کو یقین دلاتا ہوں۔ کہ اب آسمان کے نیچے اعلےٰ اور اکمل طور پر زندہ رسول صرف ایک ہے۔ یعنی مُحَمَّدٌ مُصْطَفٰی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ اسی ثبوت کے لئے خدا نے مجھے مسیح کرکے بھیجا ہے۔ جس کو شک ہو۔ وہ آرام اور آہستگی سے مجھ سے یہ اعلیٰ زندگی ثابت کرالے۔ اگر میں نہ آیا ہوتا۔ تو کچھ عذر بھی تھا۔ مگر اب کسی کے لئے عذر کی جگہ نہیں۔ کیونکہ خدا نے مجھے بھیجا ہے۔ کہ تا میں اس بات کا ثبوت دوں۔ کہ زندہ کتاب قرآن ہے۔ اور زندہ دین اسلام ہے۔ اور زندہ رسول محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔ دیکھو میں زمین اور آسمان کو گواہ کرکے کہتا ہوں۔ کہ یہ باتیں سچ ہیں۔ اور خدا وہی ایک خدا ہے۔ جو کلمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ میں پیش کیا گیا ہے۔ اور زندہ رسول وہی ایک رسول ہے۔ جس کے قدم پر نئے سرے سے مُردے زندہ ہو رہے ہیں۔ نشان ظاہر ہو رہے ہیں۔ برکات ظہور میں آ رہے ہیں۔ غیب کے چشمے کھل رہے ہیں۔ پس مبارک وہ جو اپنے تئیں تاریکی سے نکال لے ۔

والسلام علیٰ من اتبع الھدیٰ" (الحکم ۱۲ مئی ۱۹۰۸ء)

اسلامی ممالک کی خبریں اور اہم کوائف

مصطفےٰ کمال پاشا خالدہ ادیب خانم کے نقطۂ نگاہ سے

خالدہ ادیب خانم ترکی کی ایک مشہور خاتون ہیں۔ اور ابتدائے قیام جمہوریت میں وزیر تعلیم رہ چکی ہیں۔ آپ نے امریکہ کے شہر ڈیٹرائٹ میں ایک تقریر کرتے ہوئے کہا مصطفےٰ کمال پاشا ایک لیڈر تو ہے۔ مگر اسے مدبر اور سیاس نہیں کہا جا سکتا۔ کیونکہ وہ ضدی اور جابر شخص ہے۔ ترکی کی موجودہ طرز حکومت کا جو نتیجہ نکلنے والا ہے اس کا دنیا کو انتظار کرنا چاہیئے ؛

عراق کی ہوائی طاقت میں اضافہ

حال میں حکومت عراق نے اپنی ہوائی طاقت میں پانچ جنگی طیاروں کا اضافہ کیا ہے۔ جن کے کپتان مسلمان طیارہ ران ہیں ؛

ابراہیم بیگ ترکستان میں

افغانستان کا مشہور ڈاکو ابراہیم بیگ عساکر کابل سے شکست کھا کر روسی ترکستان کے پہاڑوں میں روپوش ہو گیا ہے کہا جاتا ہے۔ اس نے ازبکوں کی ایک جماعت اپنے گرد جمع کر لی ہے اور اسی علاقہ میں ڈاکے ڈالنے شروع کر دیئے ہیں۔ ممکن ہے ایسے ہی اقدامات افغانی علاقہ میں بھی کرے۔ حکومت کے وزیر جنگ شاہ محمود خاں نے افغانستان میں اس کے ساتھیوں کا قلع قمع کر دیا ہے۔ اور ان میں سے ایک ہزار زندہ گرفتار کر لئے ہیں ؛

افغانی سفراء کا تبادلہ

ہز ہائینس شاہ ولی خان سفیر افغانستان متعینہ لنڈن پیرس تبدیل کر دیئے گئے ہیں۔ اور ان کی جگہ سردار احمد علی صاحب سفیر پیرس لنڈن بھیجے گئے ہیں ؛

احرار مصر کا اعلان

قاہرہ سے ۲۴ مئی کی اطلاع ہے۔ کہ حزب الوفد اور لبرلوں نے قوم کے نام یہ اپیل شائع کی ہے۔ کہ امن قائم رکھیں۔ کیونکہ صدقی پاشا کی حکومت یقیناً ٹوٹ جائے گی۔ اور دستور اساسی پھر بحال کر دیا جائے گا۔ ملک اس مقصد کے حصول کے لئے متحد و متفق ہے ؛

خدیو مصر کی تخت سے دستبرداری

سنہ ۱۹۱۹ء میں جب مصر پر برطانی سیادت قائم ہوئی۔ تو عباس حلمی پاشا خدیو مصر کو معزول کر کے سلطان فواد کو بادشاہ بنا دیا گیا تھا۔ اب معلوم ہوا ہے۔ کہ عباس حلمی پاشا نے ایک معاہدہ کر کے تخت و تاج کے متعلق اپنے تمام دعاوی سے دست برداری کا اعلان کر دیا ہے ؛

مکتوب رسالت مآب بنام کسریٰ

بغداد سے آمدہ ایک خبر مظہر ہے۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو تبلیغی مکتوب کسریٰ کے نام ارسال فرمایا تھا۔ وہ حلب میں دستیاب ہوا ہے۔ اور اخبار الندا بیروت میں اس کا عکس بھی شائع ہو چکا ہے۔ اس سے قبل آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دو مکتوب مل چکے ہیں ؛

شیراز میں زنانہ ہسپتال

ایران کا اخبار خورشید سرخ راوی ہے۔ کہ حکومت شیراز میں عورتوں کے لئے ایک ہسپتال قائم کرنے کے لئے ابتدائی انتظامات کر چکی ہے۔ شہر کے بہترین حصہ میں چھ ہزار گز زمین خرید لی گئی ہے اور عمارت کا نقشہ تیار ہو چکا ہے ؛

ایران میں کارخانہ شکر سازی

ایرانی معاصر اطلاعات لکھتا ہے۔ کہ مشہد کے تاجر وہاں شکر سازی کا ایک کارخانہ قائم کرنے کی کوشش میں ہیں۔ اور اس کے لئے انہوں نے وزیر اقتصادیات سے درخواست کی ہے۔ کہ چقندر کی کاشت کے لئے آسانیاں بہم پہنچائی جائیں ؛

ترکی اور یونان

حکومت ترکی نے سرکاری طور پر اعلان کیا ہے۔ کہ یونان کے ساتھ معاہدہ دوستی اور میثاق بحری عنقریب مکمل ہو جائے گا ؛

مصر میں ہوائی مستقر

حکومت مصر کے بجٹ میں ایک ہوائی مستقر قائم کرنے کے لئے پچاس ہزار پونڈ کی رقم رکھی گئی ہے ؛

مصری حکومت کی عجیب ذہنیت

معلوم ہوا ہے۔ کہ مصر کے ادارہ امن عامہ نے جملہ اخبارات کے ایڈیٹروں کو طلب کر کے ہدایت کی ہے۔ کہ وہ طرابلس میں مسلمانوں پر مظالم کی خبریں نہ شائع کیا کریں۔ کیونکہ اس سے مصر اور اٹلی کے تعلقات میں کشیدگی کا احتمال ہے ؛

فلسطین میں یہودیوں کی شر انگیزیاں

مجلس تنفیذیہ عربیہ کے صدر نے حکومت فلسطین کو تار دیا ہے کہ یہود فتنہ و فساد کی آگ بھڑکانے کی فکر میں ہیں۔ اس کا انسداد کیا جائے۔ چنانچہ طولکرم کے جوار میں دو یہودیوں نے ایک عرب شیخ پر فائر کر کے اسے ہلاک کر دیا۔ حیفا میں چار عربوں پر حملہ کر کے انہیں لوٹ لیا۔ اور طبریہ کے قریب دس یہودیوں نے عربوں پر حملہ کر کے انہیں زخمی کر دیا۔ ان واقعات سے عربوں میں سخت ہیجان ہے ؛

حضر موت میں خانہ جنگی

معاصر الشوریٰ کا نامہ نگار لکھتا ہے۔ کہ حضر موت میں امن و امان مفقود ہے۔ حالات روز بروز خراب ہو رہے ہیں۔ تمام شہر میں خانہ جنگی کی وبا پھیل رہی ہے۔ اور فسادات ہو رہے ہیں۔ مگر ابھی تک یہ علم نہیں ہو سکا۔ کہ اس خانہ جنگی کے اسباب و علل کیا ہیں۔ یا ان کا محرک کون ہے ؛

عراق میں ہوا بازی کے لئے پُر زور تحریک

بغداد کے مقتدر لوگوں نے ایک مجلس قائم کی ہے۔ جو دوسرے شہروں میں بھی مقبول ہو رہی ہے۔ اس کا مقصد یہ ہے۔ کہ لوگوں میں ہوا بازی کا شوق پیدا کیا جائے۔ لوگ ہوائی جہازوں کی خرید کے لئے فیاضی سے رقوم دے رہے ہیں ؛

ترکی اور روس میں بحری معاہدہ

حال میں روس اور ترکی میں بحر اسود میں بحری مساوات کے متعلق ایک نیا معاہدہ ہوا ہے۔ جس کی رو سے فریقین میں سے کوئی حکومت کسی جنگی بیڑے کو بحر اسود میں لے جانے کی اس وقت تک کوشش نہ کرے گی جب تک کہ دوسری حکومت کو چھ ماہ پیشتر اس ارادہ سے مطلع نہ کر دے ؛

ترکی کے تمباکو کی تجارت

چونکہ روس نے سستے داموں پر جرمنی میں تمباکو مہیا کر دیا ہے اور یوں بھی جرمنی نے غیر ملکی تمباکو پر محصول جنگی بڑھا دیا ہے۔ اس لئے اس وقت ترکی کے تمباکو کی تجارت سخت خطرہ میں ہے۔ اور اگر چندے یہی حالت رہی۔ تو ترکی میں سخت افلاس کا دور دورہ ہو جائے گا ؛

فلسطین میں سودیشی تحریک

معلوم ہوا ہے۔ مصر کی تقلید میں فلسطین نے بھی غیر ملکی مصنوعات کا استعمال ترک کر دیا ہے۔ دیسی پارچات نہایت شوق سے استعمال کئے جاتے ہیں۔ اور وطنی ادارات کے اہتمام سے پارچہ بافی کے کارخانے بھی کھل رہے ہیں ؛

فلسطین میں یہودیوں کی آمد

سنہ ۱۹۳۰ء میں ۴۴۳۹ یہودیوں نے فلسطین میں آ کر مستقل رہائش اختیار کی ہے۔ اور ۱۴۸۹ غیر اقوام کے لوگ آ کر آباد ہوئے نیز ۱۶۷۹ یہودی یہاں سے نقل مکانی کر گئے ؛

شاہ افغانستان کی طرف سے فوج کی خدمات کا اعتراف

جریدہ "اصلاح" کابل رقمطراز ہے:-

مشہور ڈاکو ابراہیم بیگ کے قلع قمع کے بعد جب سلطان احمد خان جداری کے زیر کمان افواج کابل میں پہنچیں تو شاہ کابل نادر شاہ نے قصر دلکشا کے میدان میں ان افواج کا معائنہ کیا۔ اور پشتو میں تقریر کی۔ اور اہل لشکر کو مبارکباد دی۔ سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے ہز مجسٹی نے فرمایا سمت جنوبی کی افواج نے چار تاریخی موقعوں پر ملک کی گراں قدر خدمات انجام دیں پہلا موقعہ وہ تھا۔ جب افغانستان نے آزادی حاصل کی۔ دوسری دفعہ انہوں نے بچہ سقا کے مظالم سے ملک کو نجات دلائی پھر کوہ دامنیوں کی بغاوت فرو کی۔ چوتھی مرتبہ ابراہیم بیگ ڈاکو کو شکست دی۔ مہم قطغن کا قابل ذکر پہلو یہ ہے۔ کہ اس موقعہ پر پہلی مرتبہ ہوائی جہاز کام میں لائے گئے

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
نمبر ۱۳۸ | قادیان دارالامان مورخہ ۳۰ مئی ۱۹۳۱ء | جلد ۱۸

قرآن کی طباعت میں غیر مسلموں کا دخل

ایک نہایت دل آزار حرکت

تمام مذاہب کے الہامی صحیفوں میں سے صرف قرآن کریم ہی ایک ایسا صحیفہ ہے۔ جو انسانی دست برد سے پاک اور اپنی اصلی و حقیقی شکل میں دنیا میں موجود ہے۔ اور رہتی دنیا تک اسی طرح رہے گا۔ کیونکہ اس کی ظاہری اور معنوی حفاظت کا ذمہ وار خود خدا تعالیٰ ہے۔ اور اس کا وعدہ ہے۔ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ہم نے ہی اس قرآن کو اتارا ہے۔ اور یقیناً ہم ہی اس کے محافظ ہیں۔ قرآن کریم کے متعلق خدا تعالیٰ کا یہ وعدہ اس وقت تک جس شان اور جس خوبی کے ساتھ پورا ہوتا چلا آیا ہے۔ اس کا اعتراف بڑے بڑے مخالفین اسلام کو بھی کرنا پڑا ہے۔ اور یہ وعدہ آئندہ بھی اسی شان کے ساتھ پورا ہوتا رہے گا:۔

مسلمانوں کی غفلت

لیکن نہایت ہی رنج اور افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ موجودہ زمانہ کے مسلمانوں نے اپنے بُرے اعمال اور افعال کے گرد و غبار سے نہ صرف قرآن شریف کی معنےٰ اور بے مثال تعلیم کو ڈھانپ دینے کے جُرم کا ارتکاب کیا۔ بلکہ وہ اس کی ظاہری حفاظت سے بھی غافل ہو گئے۔ اور ان کی غفلت اور لاپرواہی اس حد تک پہونچ گئی ہے۔ کہ قرآن کریم کی اشاعت سے اخروی ثواب اور اجر حاصل کرنا تو رہا درکنار شامتِ اعمال کی وجہ سے دنیوی فائدہ حاصل کرنے سے بھی محروم ہو گئے اور یہ کام ایسے لوگوں نے اختیار کر لیا جنہیں قرآن کریم کے تقدس اور اس کی تعظیم و تکریم سے کوئی واسطہ نہیں۔ یہ مسلمانوں کی بدبختی کی انتہا۔ اور قرآن کریم کی خدمت سے محرومی کا عبرتناک ثبوت ہے:۔

قرآن کریم کی طباعت غیر مسلم ہاتھوں میں

مسلمانوں کی اس شرمناک غفلت اور عدم توجہی سے فائدہ اٹھاتے ہوئے کئی ایک غیر مسلموں نے قرآن کریم کی طبع و اشاعت کا کام اپنے ہاتھ میں لے لیا۔ اور اس وقت تک ایسے لوگ ہزاروں اور لاکھوں روپے کما چکے ہیں۔ چونکہ ان کی غرض محض روپیہ کمانا ہوتی ہے۔ اس لئے خواہ وہ ظاہری طور پر قرآن کریم کی تکریم اور اعزاز کے خلاف کوئی بات نہ کریں۔ لیکن صاف ظاہر ہے۔ کہ وہ قرآن کریم کا حقیقی ادب اور احترام قطعاً ملحوظ نہیں رکھ سکتے۔ اور نہ اُس کی طباعت میں اس قدر احتیاط سے کام لے سکتے ہیں۔ جس قدر کہ لینی چاہیئے۔ جس کا نتیجہ یہ ہو رہا ہے۔ کہ ایسے لوگوں کے چھپوائے ہوئے قرآن میں نہایت خطرناک غلطیاں پائی جاتی ہیں۔ غیر مسلم فرمیں قرآن کریم یا الگ الگ پارے بہت بڑی تعداد میں چھپوانے کی وجہ سے نہایت کم قیمت پر فروخت کرتی ہیں۔ اس لئے انہی کے چھپوائے ہوئے قرآن اور پارے مسلمانوں میں بکثرت رائج ہوتے جا رہے ہیں۔ اور چونکہ قرآن کریم پڑھنے والا ہر شخص اغلاط کا پتہ لگانے کی اہمیت نہیں رکھتا۔ اور عام مسلمان مطالب اور معانی سمجھے بغیر قرآن کی تلاوت کافی سمجھتے ہیں۔ اس لئے انہیں اس بات کا احساس نہیں ہوتا۔ کہ وہ خدا تعالیٰ کے کلام کی تلاوت کرتے ہوئے کس قدر خطرناک اغلاط پر سے آنکھیں بند کر کے گزر رہے ہیں:۔

قرآن کے معانی اور مطالب سمجھنا

ممکن ہے۔ ان کی نیت کی پاکیزگی اور اغلاط معلوم نہ کر سکنے کی معذوری انہیں گنہگار ہونے سے بچا لے۔ لیکن اس میں کیا شُبہ ہے۔ کہ وہ تلاوتِ قرآن کریم کی برکت اور اس کے پاکیزہ اثرات سے یقیناً محروم رہتے ہیں۔ اگرچہ تمام مسلمان کہلانے والوں کا فرض ہے کہ وہ قرآن کریم طوطے کی طرح نہ رٹیں۔ بلکہ معانی اور مطالب سمجھ کر تلاوت کریں۔ اور اس کے لئے نہایت ضروری ہے۔ کہ ہر مسلمان پر علم عربی کی تحصیل لازمی ہو۔ اور تمام مسلمان والدین اپنے بچوں کو بامعنی قرآن کریم پڑھانے کا انتظام کریں۔ لیکن علوم دینی سے مسلمانوں کی عدم توجہی اور غفلت اس حد تک بڑھی ہوئی ہے۔ کہ اس کے ازالہ کے لئے مسلسل اور پُر زور جد و جہد کی ضرورت ہے۔ اور ایک لمبے عرصہ تک اسے جاری رکھنے کی ضرورت ہے:۔

کوئی غیر مسلم قرآن نہ چھاپے

لیکن جس بات کی طرف مسلمانوں کو فوری توجہ کرنی چاہیئے اور ایک لمحہ کی غفلت بھی روا نہ رکھنی چاہیئے۔ وہ یہ ہے۔ کہ غیر مسلموں کو قرآن کریم کے چھاپنے اور فروخت کرنے سے روک دینا چاہیئے۔ کس قدر تعجب اور حیرت کا مقام ہے۔ کہ عیسائیوں کی بائیبل نہ تو کوئی ہندو چھپواتا ہے۔ نہ سکھ۔ نہ پارسی اور نہ کوئی اور غیر عیسائی۔ اسی طرح ہندوؤں کے وید نہ تو کوئی عیسائی چھپواتا ہے۔ نہ سکھ۔ نہ کوئی اور غیر ہندو۔ یہی حال دوسرے مذاہب کی مقدس کتب کا ہے۔ لیکن قرآن کریم عیسائی بھی چھپواتے ہیں۔ ہندو اور سکھ بھی۔ کیونکہ وہ سمجھتے ہیں۔ قرآن کریم کی جس قدر اشاعت ہوتی ہے۔ اتنی کسی اور کتاب کی نہیں ہوتی۔ اور اس وجہ سے وہ محض مالی نفع حاصل کرنے کے لئے قرآن چھپواتے ہیں:۔

ایک شُبہ

دوسری طرف چونکہ مذہبی طور پر وہ اسلام کے سخت مخالف اور قرآن کریم کے لفظ لفظ پر اعتراض کرنے والے ہیں۔ اور انہیں قرآن کریم کے متعلق یہ دعوےٰ کہ صرف یہی صحیفۂ آسمانی ایسا ہے۔ جو بالکل محفوظ ہے۔ خار کی طرح چبھتا ہے۔ اس لئے ان کے چھپوائے ہوئے قرآن میں جو غلطیاں پائی جائیں۔ ان کے متعلق اس شُبہ کو بہت تقویت حاصل ہو جاتی ہے۔ کہ وہ دیدہ دانستہ کی گئی ہیں:۔

کسی غیر مسلم کا شائع کردہ قرآن نہ خریدا جائے

چونکہ مسلمانوں کے لئے یہ قطعاً ناقابل برداشت بات ہے۔ اس لئے اول تو غیر مسلموں کو خود بخود قرآن کریم کی طباعت سے باز آ جانا چاہیئے۔ اور خواہ مخواہ وہ راہ اختیار نہ کرنی چاہیئے۔ جو مسلمانوں کے مذہبی جذبات اور احساسات میں غیر معمولی ہیجان پیدا کرنے کا موجب ہو۔ لیکن اگر وہ ایسا نہ کریں۔ اور جہاں تک ان کی زرپرستی اور خود غرضی کا تعلق ہے۔ یہی کہا جا سکتا ہے۔ کہ وہ ایسا کرنے کے لئے تیار نہ ہونگے۔ تو مسلمانوں کو پختہ عہد کرنا چاہیئے۔ کہ وہ کسی غیر مُسلم کا چھپوایا ہوا قرآن قطعاً نہ خریدیں گے۔ اور نہ کسی مسلمان کو خریدنے دیں گے۔ ہم نہیں سمجھتے۔ اگر اچھی طرح یہ بات مسلمانوں کے ذہن نشین کر دی جائے۔ کہ غیر مسلموں کا چھپوایا ہوا قرآن کریم خریدنا ان لوگوں کو نہ صرف ایسا مالی نفع پہونچاتا ہے۔ جس کے وہ قطعاً مستحق نہیں۔ بلکہ قرآن کریم کی تقدیس اور تکریم کو بھی خطرہ میں ڈالتا ہے۔ اور انہیں موقعہ دیتا ہے۔ کہ طباعت کی اغلاط کے عام عذر کے پردہ میں جہاں جہاں چاہیں۔ لفظی تغیر کر دیں۔ تو کوئی مسلمان ان کا چھپوایا ہوا قرآن مفت لینے کے لئے بھی تیار نہ ہوگا۔ پس ہر جگہ کے مسلمانوں کو یہ پختہ عہد کرنا چاہیئے۔ اور کسی مسلمان کتب فروش کو قطعاً ایسے قرآن یا پارے فروخت نہیں کرنے چاہئیں۔ جو کسی غیر مسلم نے چھپوائے ہوں۔

اگر مسلمان پوری طرح اس پر عمل کریں۔ تو غیر مسلم کتب فروشوں کو بہت جلد سمجھ آجائے گی۔ اور مسلمان ان کی اس قسم کی شرمناک غلطیوں کی تکلیف سے بچ جائیں گے۔ جن کا ان دنوں مسلمانوں میں بہت چرچا ہو رہا ہے۔ اور جن کی طرف ہمیں توجہ دلائی گئی ہے۔

ایک نہایت دل آزار غلطی

لاہور کے ایک کتب فروش سنت سنگھ نے قرآن کریم کا پہلا پارہ شائع کیا ہے۔ جس میں عام غلطیوں کے علاوہ ایک ایسی غلطی کی گئی ہے۔ جو نہایت ہی دل آزار اور تکلیف دہ ہے۔ چنانچہ اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَۃً کی بجائے اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَبِیْثٌ لکھا گیا ہے۔ اسے اگر طباعت کی غلطی قرار دیا جائے۔ تو بھی اگر کسی مسلمان کے شائع کردہ پارہ میں ہوتی۔ تو اس کا علم ہونے پر وہ فوراً اشاعت روک دیتا۔ لیکن سنت سنگھ نے تا حال اس کی ضرورت محسوس نہیں کی۔ اور کر بھی کس طرح سکتا ہے۔ جبکہ اس کی غرض تو محض ٹکے کمانا ہے۔ اور غلطی کی اصلاح پر اسے کچھ نہ کچھ اپنے پاس سے خرچ کرنا پڑے گا۔

آج کل کے نازک حالات میں سنت سنگھ کا ایسی شرمناک غلطی کا ارتکاب کرنے کے بعد تا حال اس کی اصلاح نہ کرنا جو اسی صورت میں ممکن ہے۔ کہ اس صفحہ کو ہی نکال دیا جائے اور اس کی بجائے صحیح الفاظ لکھے جائیں۔ حالات کو پُرخطر بناتا ہے اسے چاہیئے۔ کہ فوراً اس پارہ کی اشاعت روک دے۔ اور اسے مسلمانوں کی کسی ذمہ وار انجمن کے سپرد کر دے۔ تاکہ وہ ان اوراق کے تلف کرنے کا مناسب طریق سے انتظام کر دے۔ ورنہ گورنمنٹ کا فرض ہے۔ کہ امن عامہ کی خاطر اس کی اشاعت روک دے اور اوراق ضبط کرے۔

مسلمان تاجران کُتب

یہ سب کچھ تو ایک فتنہ کے فوری انسداد کے لئے کہا گیا ہے۔ اصل بات یہ ہے۔ کہ مسلمان تاجرانِ کتب کو قرآن کریم کی طباعت اور اشاعت کی طرف خاص توجہ کرنی چاہیئے۔ اور ہدیہ اتنا کم رکھنا چاہیئے۔ کہ کوئی غیر مسلم اس سے کم قیمت رکھنے کی جرأت نہ کر سکے۔ اگر غیر مسلم تاجران کتب قرآن کریم اور اس کے جزو چھپوا کر منافع حاصل کر سکتے ہیں۔ تو کیوں مسلمان دنیوی فائدہ کے علاوہ اخروی اجر بھی حاصل کرنے کی کوشش نہیں کرتے۔ اس کے ساتھ ہی عام مسلمانوں میں پُر زور تحریک ہونی چاہیئے۔ کہ وہ کسی غیر مسلم کا شائع کردہ قرآن یا اس کا کوئی حصہ قطعاً نہ خریدیں۔ کیونکہ اس طرح نہ صرف ان کی روپیہ کمانے کی حرص اور زیادہ تیز ہوتی ہے۔ بلکہ قرآن کریم کے چھپوانے میں وہ اور زیادہ بے احتیاط ہو جاتے ہیں۔ اس صورت میں ان کی بے احتیاطی کا وبال انہی لوگوں پر پڑے گا۔ جو ان سے قرآن خریدتے ہیں۔

مالیہ میں تخفیف

زمینداران پنجاب کی حالت زار دیکھ کر حکومت نے فصل ربیع کے لئے ۸۰ لاکھ مالیہ اور ۲۸½ لاکھ ٹیکس مزارعین معاف کرنے کا اعلان کر دیا ہے۔ یہ معافی مقررہ یا غیر مستقل محاصل پر پانچ آنے فی روپیہ اور گندم پر تین آنے فی روپیہ ہوگی۔ اس کے علاوہ کمشنروں اور کلکٹروں کو خاص حالات کا لحاظ رکھنے اور ایسی صورتوں میں زمینداروں کے ساتھ زیادہ نرمی کرنے کی تاکید کر دی گئی ہے۔

اس وقت خود حکومت جن مالی مشکلات میں سے گزر رہی ہے۔ انہیں پیش نظر رکھتے ہوئے کہنا پڑتا ہے۔ کہ اس نے زمینداروں کی مشکلات دور کرنے میں قابلِ تعریف حصہ لیا ہے۔ لیکن افسوس کہ زمینداروں کی مشکلات اتنی بڑھی ہوئی ہیں۔ کہ یہ رعایت ان کے بار کو ہلکا کرنے میں ناکافی ہوگی۔ پنجاب کونسل نے پچاس فیصدی تخفیف مالیہ کی قرارداد پاس کی تھی۔ گورنمنٹ اگر کم از کم اس حد تک زمینداروں کی امداد کرتی۔ تو ایک بہت بڑے۔ اور گورنمنٹ کے نہایت خدمتگذار طبقہ کی دلداری کا باعث ہوتی۔

اب خاص بات جو اس بارے میں پیش کرنی ضروری معلوم ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ جس قدر امداد گورنمنٹ نے منظور کی ہے۔ اس سے زمینداروں کو پوری طرح آگاہ کیا جائے۔ اور انہیں بتایا جائے مالیہ میں اتنی کمی کی گئی ہے۔ عام طور پر چونکہ زمیندار لوگ بے علم ہوتے ہیں۔ اس لئے نچلے درجہ کے وہ کارندے جو معاملہ کی وصولی کے لئے مقرر ہوتے ہیں۔ انہیں پوری رعایت سے مستفیض نہیں ہونے دیتے۔

کان پور کے فسادات کا ذِکر پارلیمنٹ میں

کان پور میں جو ظلم و تشدد ہوا۔ اور جس کی ذمہ داری ان سرکاری افسروں پر عائد ہوتی ہے۔ جو امن قائم کرنے کے لئے وہاں موجود تھے اس کا پتہ ان شہادتوں سے لگ سکتا ہے۔ جو فسادات کی تحقیقاتی کمیٹی میں سرکاری اور غیر سرکاری انگریزوں اور مسلمانوں نے دیں۔ پارلیمنٹ برطانیہ کے ایوان امراء میں ہندوستانی معاملات پر تقریر کرتے ہوئے حال میں لارڈ ریڈنگ سابق وائسرائے ہند نے کہا:-

"کان پور میں جو کچھ ہوا۔ اس کے لئے ارکان حکومت کا ضمیر انہیں لعنت ملامت کرتا ہوگا۔ میں جانتا ہوں۔ کہ فسادات کی تحقیقات ہو چکی ہے اور اس کی رپورٹ سے ہمیں اس سلسلہ میں مزید واقفیت حاصل ہوگی۔ لیکن ان واقعات کے حالات پڑھنے والا یہ محسوس کئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ امن و ضابطہ کے محافظوں کی موجودگی میں جو کچھ ہوا۔ وہ حد درجہ شرمناک ہے یہ ہندو مسلم کشیدگی کی کوئی عدیم النظیر مثال نہ تھی۔ بعض بیانات کے مطابق کان پور میں تین دن اور بعض کے مطابق تین دن رات دونوں قوموں کے افراد ایک دوسرے پر قاتلانہ حملے کرتے رہے۔ اور خونریزی اور غارتگری ہوتی رہی۔ ہم امن و ضابطہ کے محافظ ہونے پر فخر کرتے ہیں۔ لیکن ان خونریزیوں کی روک تھام نہ ہو سکی۔ میں یہ سمجھنے سے قاصر ہوں کہ یہ حالت اتنے دن کیسے جاری رہ سکی۔ کہ عورتیں بچے اور مرد قتل کر دیئے گئے۔ مکانات نذرِ آتش کر دیئے گئے"۔

فی الواقعہ یہ نہایت ہی حیرت انگیز بات ہے۔ کہ قتل و غارت کرنے والوں کو کان پور میں اتنی مہلت کیونکر حاصل ہوئی۔ اور امن و ضابطہ کے محافظ افسروں نے اس قدر سستی اور کوتاہی سے کیوں کام لیا امید ہے۔ تحقیقاتی کمیٹی اس پر بھی روشنی ڈالے گی۔

گاندھی جی کے متعلق جھوٹی خبریں

عوام پر گاندھی جی کا اثر و رسوخ قائم رکھنے کے لئے اور ان کی حرکت و سکون کو بہت بڑی اہمیت دینے کیلئے ہندو اخبارات آئے دن اس قسم کی باتیں بیان کرتے رہتے ہیں۔ جن میں حقیقت کا شائبہ بھی نہیں ہوتا۔ حال ہی میں جب گاندھی جی نہ صرف وائسرائے بلکہ دوسرے سرکاری افسروں کے سامنے اپنی معروضات پیش کرنے کے لئے شملے گئے۔ اور ان کے پیرووں نے سمجھا۔ کہ لوگ اسے گاندھی جی کی دریوزہ گری قرار دیں گے۔ تو اس کے ازالہ کے لئے عجیب و غریب خبریں شائع کی گئیں۔ مثلاً کہا گیا۔ گاندھی جی کو شملہ میں موٹر چلانے کی اجازت دیدی گئی۔ حالانکہ وائسرائے۔ کمانڈر انچیف اور گورنر پنجاب کے سوا کسی کو موٹر چلانے کی اجازت نہیں۔ لیکن وزیر ہند نے پارلیمنٹ میں اعلان کیا۔ کہ اس سے پہلے بھی کئی غیر سرکاری آدمیوں کو موٹر چلانے کی اجازت حکومت ہند دے چکی ہے۔

پھر لکھا گیا۔ کہ جب گاندھی جی وائسرائے سے ملنے گئے تو وائسرائیگل گارڈ نے آپ کے سامنے ہتھیار رکھ دیئے۔ اور سپاہی سرنگوں ہو کر کھڑے ہو گئے۔ یہ ایسی کارروائی ہے جس کی نظیر دنیا میں نہیں ملتی۔ لیکن یہ بھی بالکل جھوٹ ہے۔ وائسرائیگل گارڈ نے گاندھی جی کی سلامی ہرگز نہیں کی۔ بات صرف اتنی ہوئی۔ کہ بعض سپاہی جو ڈیوٹی پر نہیں تھے۔ گاندھی جی کو دیکھنے کے لئے نکل آئے اور کھڑے ہو کر گاندھی جی کی نقل و حرکت دیکھتے رہے۔ ڈیوٹی والے سپاہی بدستور اپنی جگہ پر قائم رہے۔

اسی طرح گاندھی جی کے نینی تال جانے کے سلسلہ میں ہندو خبر رساں ایجنسی ایسوسی ایٹڈ پریس نے اطلاع بھیجی تھی۔ کہ سر میلکم ہیلی گورنر یو۔ پی نے گاندھی جی کو گورنمنٹ ہاؤس میں قیام کرنے کی دعوت دی جسے قبول کرنے سے گاندھی جی نے انکار کر دیا۔ لیکن اس خبر کی بھی تردید ہو چکی ہے۔ نہ گاندھی جی کو گورنمنٹ ہاؤس میں ٹھیرنے کی دعوت دی گئی۔ اور نہ انہوں نے انکار کیا۔

اس قسم کی خبروں سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ کہ گاندھی جی کے مداحوں ان کی بڑائی کے اظہار کے لئے کس آزادی کے ساتھ خلاف واقعہ باتیں بیان [illegible]

احمدیت پر اعتراضات کے جواب

حضرت مریم صدیقہ کی پاکیزگی

مولوی ثناء اللہ کی خطرناک خیانت

اہلحدیث کی تحریفات

اخبار اہلحدیث امرتسر اور اس کے مضمون نگاروں بالخصوص مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کی خیانتیں اور تحریفات میرے لئے باعث تعجب ہوا کرتی تھیں۔ کہ کیا ان لوگوں کو یوم الحساب بالکل یاد نہیں۔ لیکن جس دن سے میں نے مولوی ثناء اللہ صاحب کے یہ الفاظ پڑھے ہیں کہ:۔

"قرآن مجید میں یہودیوں کی مذمت کی گئی ہے۔ کہ کچھ حصہ کتاب کا مانتے ہیں، اور کچھ نہیں مانتے۔ افسوس ہے۔ کہ آج ہم اہلحدیثوں میں بالخصوص یہ عیب پایا جاتا ہے"۔ (اہلحدیث ۱۹ اپریل ۱۹۰۷ء صفحہ ۹)

اس دن سے مجھے ان کے طریق کار پر زیادہ تعجب نہیں رہا۔ انہوں نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کلام کو بگاڑا۔ اس میں تحریف کی اور نہایت ناپاک تحریف کی لیکن جس تحریف یا مغالطہ دہی کا ہم آج ذکر کرنا چاہتے ہیں۔ وہ بہت خطرناک خیانت ہے۔ اس کے لحاظ سے اگر یہ کہا جائے۔ کہ انہوں نے اس خیانت میں یہودیوں کے بھی کان کتر ڈالے ہیں۔ تو بے جا نہ ہوگا۔

تازہ تحریف

مولوی ثناء اللہ امرتسری نے ایک مضمون "ولادت مسیح" کے عنوان سے اہلحدیث ۱۷ اپریل ۱۹۳۱ء میں شائع کیا ہے اس میں لکھا ہے:۔

"مرزا صاحب نے ان دونوں باتوں (شریعت کا ادب اور خاندان مریم کا لحاظ) سے چشم پوشی کر کے صاف لکھدیا۔ کہ یوسف اور مریم کا ملاپ قبل از نکاح ہو کر باعث حمل ہوا۔ چونکہ ایسی حالت میں حمل کا ہونا موجب ندامت اور باعث شرمندگی تھا۔ اس لئے ان دونوں کا نکاح کیا گیا۔ حالانکہ یوسف نجار کی ایک بیوی پہلے بھی تھی۔ چنانچہ ان کے اپنے الفاظ یہ ہیں:۔

"مریم کی وہ شان ہے جس نے ایک مدت تک اپنے تئیں نکاح سے روکا پھر بزرگان قوم کے نہایت اصرار سے بوجہ حمل کے نکاح کر لیا۔ گو لوگ اعتراض کرتے رہے۔ کہ برخلاف تعلیم توریت عین حمل میں کیوں نکاح کیا گیا۔ اور بتول ہونے کے عہد کو کیوں ناحق توڑا گیا۔ اور تعدد ازدواج کی کیوں بنیاد ڈالی گئی۔ یعنے باوجود یوسف نجار کی پہلی بیوی کے ہونے کے پھر مریم کیوں راضی ہوئی۔ کہ یوسف نجار کے نکاح میں آئے۔ مگر میں کہتا ہوں۔ یہ سب مجبوریاں تھیں۔ جو پیش آگئیں اس صورت میں وہ لوگ قابل رحم تھے۔ نہ قابل اعتراض"۔ (کشتی نوح صفحہ ۱۶)

کیا فرماتے ہیں علماء سلسلہ احمدیہ کہ قبل از نکاح منسوب اور منسوبہ کا ملاپ کرنا حرام ہے۔ یا حلال اور اس سے حمل کا مولود جائز مولود ہے۔ یا ناجائز؟ بینوا توجروا!" (اخبار اہلحدیث ۱۷ اپریل ۱۹۳۱ء صفحہ ۷)

ناظرین کرام! آپ خدارا اقتباس پر غور فرمائیں۔ کہ کیا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عبارت منقولہ از کشتی نوح میں وہ اتہام درج ہے۔ جو مولوی ثناء اللہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف منسوب کیا ہے۔ مولوی ثناء اللہ امرتسری کا دعوے ہے۔ کہ حضرت مرزا صاحب نے صاف لکھدیا ہے۔ کہ یوسف اور مریم کا ملاپ قبل از نکاح ہو کر باعث حمل ہوا"۔ اور پھر اس نے علماء سلسلہ سے بھی "قبل از نکاح ملاپ" اور اس سے حمل کا جواز یا عدم جواز دریافت کیا ہے۔ کیا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عبارت میں کوئی لفظ ایسا ہے کہ وہ حمل یوسف نجار کا تھا۔ اور اس ملاپ سے ہوا تھا۔ جو یوسف اور مریم کا قبل از نکاح ہو گیا تھا؟ ہرگز نہیں۔ قطعاً نہیں۔ یہ محض مولوی ثناء اللہ کی یہودیانہ تحریف ہے۔ وبس۔ میں مولوی صاحب اور ان کے تمام رفقاء کو ان کی اس خطرناک غلط بیانی پر متوجہ کرنا چاہتا ہوں۔ کیا ان میں سے کوئی مولوی صاحب کے دعوی کو ثابت کر سکتا ہے؟

حضرت مسیح موعود کے الفاظ کا مطلب

یاد رہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی متذکرہ صدر عبارت (جو نامکمل نقل کی گئی ہے) سے صرف یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ حضرت مریم کو حمل ہوا۔ اور بعد ازاں ان کا نکاح یوسف نجار سے کر دیا گیا۔ باقی رہا یہ خیال کہ مریم کا حمل یوسف کے "قبل از نکاح ملاپ" کا نتیجہ تھا۔ یا نعوذ باللہ وہ دونوں بدکاری میں مبتلا تھے۔ یہ ایک نہایت ناپاک بہتان ہے۔ جو مولوی ثناء اللہ نے یہودیوں کی اتباع میں مریم صدیقہ پر لگایا ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عبارت سے یہ ہرگز ثابت نہیں۔ کہ وہ حمل یوسف نجار کا تھا۔ یا قبل از نکاح وہ تعلقات ازدواجی رکھتے تھے۔ بلکہ حضور نے تو کشتی نوح ہی میں تحریر فرمایا ہے۔

(۱) "وہ مریم صدیقہ سے مشابہت رکھیں گے۔ جس نے پارسائی اختیار کی۔ تب اس کے رحم میں عیسٰے کی روح پھونکی گئی۔ اور عیسٰی اس سے پیدا ہوا"۔ صفحہ ۴۵

(۲) "عیسٰے بن مریم محض خدا کے نفخ سے پیدا کیا گیا"۔ صفحہ ۴۹

گویا نہ صرف یہ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مریم کے حمل کو یوسف کا حمل قرار نہیں دیا۔ بلکہ اس کے برخلاف اس حمل کو "محض خدا کے نفخ" سے قرار دیا۔ اور حضرت مریم صدیقہ کی پارسائی کی بنا پر ہی ان کے رحم میں روح عیسٰی کے نفخ کو تسلیم فرمایا ہے۔

ناظرین کرام! آپ اس حقیقت کو مدنظر رکھ کر مولوی ثناء اللہ کے الفاظ "صاف لکھدیا ہے۔ کہ یوسف اور مریم کا ملاپ قبل از نکاح ہو کر باعث حمل ہوا"۔ پر غور فرمائیں۔ کیا ان میں دیانت کا ایک ذرہ بھی موجود ہے؟ کیا یہ محض یہودیوں والی تحریف نہیں؟

مولوی ثناء اللہ صاحب کا اعتراف

جسقدر واقعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ذکر فرمایا ہے یعنے یہ کہ مریم یوسف کی بیوی بننے سے پہلے روح القدس سے حاملہ تھیں۔ تب ان لوگوں نے ان کو نکاح کے لئے مجبور کر دیا۔ وہ مولوی صاحب کو بھی مسلّم ہے۔ چنانچہ لکھتے ہیں:۔

"انجیل کا حوالہ بھی پڑھیں۔ جو یہ ہے۔ یسوع مسیح کی پیدائش یوں ہوئی۔ کہ جب اس کی ماں مریم کی منگنی یوسف کے ساتھ ہوئی تو ان کے اکٹھا ہونے سے پہلے وہ روح القدس سے حاملہ پائی گئی۔ تب اس کے خاوند شوہر یوسف نے جو راستباز تھا نہ چاہا۔ کہ اسے مشتہر کرے۔ ارادہ کیا۔ کہ اسے چپکے چھوڑ دے۔ وہ ان باتوں کی سوچ میں ہی تھا۔ کہ دیکھو خداوند کے ایک فرشتے نے اس پر خواب میں ظاہر ہو کے کہا۔ یوسف ابن داؤد اپنی جورو مریم کو اپنے ہاں لانے سے مت ڈر۔ کیونکہ جو اس کے پیٹ میں ہے۔ سو روح القدس سے ہے۔ انجیل متی باب اول یہ اقتباس بھی قرآن مجید کے ساتھ متفق ہے۔ صاف مظہر ہے۔ کہ مریم کا حمل یوسف سے نہ تھا"۔ صفحہ ۲

حضرت مریم کی بلند شان کا ذکر

مولوی صاحب انجیل کے اس بیان کو قرآن سے متفق قرار دیتے

اور اس میں مذکور ہے۔ کہ یوسف کے نکاح سے قبل حضرت مریم حاملہ تھیں۔ یہی بات حضرت اقدس نے تحریر فرمائی ہے۔ ہاں انجیل کا یہ بیان کہ مریم کی منگنی حمل سے بھی پہلے ہو چکی تھی۔ تاریخی شہادات نیز عقل کے بھی خلاف ہے۔ کیونکہ حضرت مریم اس گرجا میں بطور راہبہ رہتی تھیں۔ (منذرت لک ما فی بطنی محررًا للک) اور وہ عورتیں شادی نہ کیا کرتی تھیں۔ اس لئے روح القدس سے حاملہ پائے جانے سے قبل منگنی یا نکاح ہرگز درست نہیں ہے۔ بہر حال نکاح سے قبل حمل تھا۔ اس پر انجیل۔ تاریخ۔ حضرت اقدس کا بیان نیز بقول مولوی ثناء اللہ قرآن مجید بھی متفق ہے۔ ہاں وہ حمل ناجائز نہ تھا۔ مریم نعوذ باللہ بدکار نہ تھیں۔ بلکہ وہ محض خدا کے نفخ سے تھا۔ وہ حمل روح القدس سے تھا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الفاظ میں "خلق عیسٰے من غیر اب بالقدرۃ المجردۃ" نیز "تولد عیسٰے من دون الاب"۔ (مواہب الرحمٰن صفحہ ۷۲ و ۷۶) خدا کی قدرت کا ایک نشان تھا۔

الغرض حضرت اقدس کا بیان بالکل راست ہے۔ اور اس میں حضرت مریم پر اتہام نہیں لگایا گیا۔ بلکہ ان کی شان بلند کا ذکر ہے۔

خطرناک خیانت

مولوی ثناء اللہ صاحب نے اپنی غلط بیانی میں اسی بات پر زور دیا ہے۔ کہ حضرت مرزا صاحب کا مذہب یہ ہے۔ کہ مسیح یوسف نجار کے نطفہ سے تھا۔ حالانکہ یہ بات سراسر باطل ہے حضرت اقدس نے کسی جگہ ایسا نہیں لکھا۔ کشتی نوح کے دو حوالجات اوپر درج کر چکا ہوں۔ اب ایک اور حوالہ ملاحظہ فرمائیے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام جنوری ۱۹۰۳ء میں شائع فرماتے ہیں:۔

"عجبت کل العجب من الذین لا یفکرون فی ھٰذہٖ الآیات التی ھی لنبوۃ نبینا کالعلامات و یقولون ان عیسٰے تولد من نطفۃ یوسف ابیہ ولا یفھمون الحقیقۃ من الجہلات الخ"

ترجمہ:۔ میں ان لوگوں پر بہت تعجب کرتا ہوں۔ جو ان آیات میں غور نہیں کرتے جو ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے بطور علامت ہیں۔ اور وہ یہ کہتے ہیں۔ کہ مسیح اپنے باپ یوسف کے نطفہ سے پیدا ہوئے۔ حالانکہ وہ لوگ محض جہالت کی وجہ سے حقیقت کو نہیں سمجھتے" (مواہب الرحمٰن صفحہ ۷۶)

یہ اقتباس نہایت واضح ہے۔ حضرت اقدس مسیح کو یوسف کے نطفہ سے پیدا شدہ قرار دینا بے وقوفی اور جہالت قرار دیتے ہیں۔ لہٰذا مولوی ثناء اللہ کا حضرت اقدس کی طرف یہ اتہام منسوب کرنا ایک خطرناک خیانت ہے۔ مولوی صاحب کی یہ خیانت اتنی واضح ہے۔ کہ خود بھی اس کو ہضم نہ کر سکے بلکہ ان کو اسی مضمون کے آخر میں لکھنا پڑا۔ کہ:۔

"مختصر یہ ہے۔ کہ قرآن۔ حدیث اور انجیل بلکہ مرزا صاحب قادیانی بھی (بقول ثانی) متفق ہیں کہ حضرت مسیح بے باپ تھے۔ ان مثل عیسٰے عند اللہ کمثل آدم۔ مرزا صاحب کا قول ہے۔ "من عجیب تر از مسیح بے پدر (ازالہ)"

اس عبارت میں مولوی صاحب نے یہ تو تسلیم کر لیا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہی اعتقاد تھا۔ کہ حضرت مسیح بے باپ ہیں۔ گویا یوسف کے ملاپ کا نتیجہ نہیں۔ لیکن مولوی صاحب نیش کژدم کی طرح پھر بھی غلط بیانی سے باز نہیں آتے چنانچہ اس جگہ خطوط وحدانی میں "بقول ثانی" لکھ کر اپنی عادت پوری کرنی چاہی ہے۔ مگر جب اس قول کا حوالہ دیا۔ تو ازالہ اوہام کو پیش کیا۔ حالانکہ ازالہ اوہام بہت پہلے کی کتاب ہے۔ اور کشتی نوح اور مواہب الرحمٰن اس سے بہت بعد کی۔ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ازالہ میں حضرت مسیح کو بے پدر مانا۔ اور پھر کشتی نوح میں اس کو محض خدا کے نفخ سے پیدا شدہ ظاہر فرمایا۔ اور مواہب الرحمٰن میں "من غیر اب" کی تصریح فرمائی۔ تو پھر مولوی صاحب کا بقول ثانی کہنا خود ایک مغالطہ ہے۔ میں کہتا ہوں۔ کہ اگر یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا قول ثانی ہی ہے جیسا کہ خود مولوی صاحب نے لکھا ہے۔ تب بھی مولوی صاحب ملزم ہیں۔ کیونکہ قاعدہ یہ ہے۔ کہ

انما یوخذ من رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بالآخر فالآخر (مسلم کتاب الصوم صفحہ ۳۱۵)

خلاصہ کلام یہ ہے۔ کہ مولوی ثناء اللہ امرتسری نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایک ناپاک الزام لگایا۔ خطرناک غلط بیانی سے کام لیا ہے۔ یا یوں کہو۔ کہ اپنے اندرونی گند اور دیرینہ حقد سے یہودیانہ بغض کے اظہار کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نام لے کر غلط بیانی کی ہے۔ بہر صورت انہوں نے ایک بہتان باندھا ہے۔ انہیں اس سے جلد باز آ جانا چاہیئے:

(خاکسار۔ ابوالعطاء اللہ دتا جالندھری قادیان)

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد نبوت

قرآن مجید کی نصوص بینہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی احادیث متبرکہ اور آئمہ سلف کے عقائد کے مطابق ہمارا عقیدہ ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اگرچہ تشریعی نبوت ختم ہو چکی۔ اور اب آپ کے بعد کوئی ایسا شخص اللہ تعالیٰ کی طرف سے مبعوث نہیں ہو سکتا۔ جو قرآن مجید میں ترمیم و تنسیخ یا ایزادی کرے مگر شریعت کے اجراء اور احکام اسلام کی اشاعت اور دین قویم کی تبلیغ اور مختلف مفاسد کی اصلاح کے لئے جو خواہ مسلمانوں میں پیدا ہو جائیں یا عام لوگوں میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایسے نبی مبعوث ہو سکتے ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فیوضات سے مستفیض ہوں۔ اور آپ کی غلامی میں داخل ہو کر بروزی اور ظلی طور پر نبی اور رسول ہوں۔

ہمارا یہ عقیدہ ہے اور جیسا کہ بیان کیا جا چکا ہے یہ ایسا عقیدہ نہیں جس میں ہم منفرد ہوں بلکہ قرآن۔ احادیث۔ آئمہ سلف اور عقل سلیم ہمارے ساتھ ہیں۔ اور سب اسی امر پر متفق ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے نبوت کا دور دورہ کبھی بند نہیں ہو سکتا۔ مگر پیغام ۲۰ مئی لکھتا ہے

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم نبوت مسلمانوں کا ایک ایسا اصولی اور متفقہ مسئلہ ہے۔ جس میں آج تک کسی مسلمان فرقہ کو میں میخ نکالنے کی جرأت نہیں ہوئی۔ خدا بخشے اس چودھویں صدی ہجری میں جہاں اور بدعات کا دور دورہ ہے وہاں اس اصول محکم پر بھی دانستہ یا نادانستہ زور مارنے کی کوشش کی گئی ہے"

ان الفاظ سے معمولی عقل و دانش کا مالک بھی یہ نتیجہ نکالنے پر مجبور ہو گا کہ "پیغام" کے نزدیک ہم لوگ اجرائے نبوت کے عقیدہ میں منفرد ہیں۔ مگر یہ امر بالبداہت باطل اور ناقابل تسلیم ہے "پیغام" کو معلوم ہونا چاہیئے قرآن مجید کے شواہد احادیث رسول کی تائید ہمارے ساتھ ہے۔

اول سنئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جن سے بڑھ کر علم قرآن کسی کو نہیں ہو سکتا خاتم النبیین کے وہ معنے نہیں سمجھتے تھے۔ جو آج پیغامیوں میں رائج ہیں ثبوت یہ ہے کہ خاتم النبیین والی آیت ۵ھ ہجری میں نازل ہوئی (ملاحظہ ہو تاریخ الخمیس جلد اول صفحہ ۵۴۳) اس کے تین سال کے بعد آپ کے ہاں ابراہیم پیدا ہوئے جو بچپن ہی میں فوت ہو گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس موقعہ پر اپنی زبان مبارک سے فرمایا۔ لو عاش لکان صدیقًا نبیًا۔ (ابن ماجہ کتاب الجنائز جلد ۱ صفحہ ۲۳۷) اگر یہ زندہ رہتا۔ تو استعداد اس کے اندر ایسی تھی۔ کہ ضرور نبی ہوتا۔ اگر آپ کے نزدیک خاتم النبیین کا یہی مطلب ہوتا۔ کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں۔ تو آپ یہ فرماتے کہ ابراہیم اگر زندہ رہتا تو بھی نبی نہ بن سکتا کیونکہ نبوت مجھ پر ختم ہو گئی ہے پس یہ عقیدہ مم

مم ہمارا اختراعی نہیں بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اس کے ساتھ متفق ہیں۔ پھر حضرت عائشہؓ جن کے علم و فضل کا یہ عالم تھا کہ اکابر صحابہؓ بھی اہم مسائل دینیہ میں آپ سے استصواب کرتے فرماتی ہیں قولوا انہ خاتم الانبیاء ولا تقولوا لا نبی بعدہٗ بے شک یہ تو کہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء ہیں مگر یہ مت کہو کہ آپ کے بعد نبی نہیں آ سکتا۔ کیوں نہ کہو۔ اس کے متعلق علامہ طاہر کہتے ہیں۔ لانہ اراد لا نبی ینسخ شرعہ۔ خاتم النبیین اور لا نبی بعدی کا یہ مفہوم ہے۔ کہ ایسا نبی نہیں آ سکتا۔ جو آپ کی شریعت کو منسوخ کر دے۔ پھر شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی اپنی کتاب تفہیمات الہیہ میں فرماتے ہیں۔ ختم بہ النبیون ای لا یوجد من یامرہ اللہ سبحانہٗ بالتشریع علی الناس یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نبیوں کے ختم ہونے کا مفہوم یہ ہے کہ ایسا نبی نہیں ہو سکتا جو آپ کی شریعت کو بدل ڈالے ملا علی قاری بھی اس کی تائید کرتے ہیں۔ اور مولوی محمد قاسم مم

مم صاحب نانوتوی بھی تحذیر الناس میں یہی عقیدہ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں "بالفرض بعد زمانہ نبوی کوئی نبی پیدا ہو تو بھی خاتمیت محمدی میں فرق نہیں آئیگا" مم پس اجرائے نبوت کا مسئلہ قرآن و حدیث سے ثابت ہے

تاریخ اسلام

بانی اسلام اور آپ کے جاں نثاروں پر کفار کے مظالم

تبلیغی مرکز

ارشاد الٰہی کے ماتحت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب علانیہ تبلیغ شروع کی۔ تو آپ نے ایک تبلیغی مرکز قائم کرنا چاہا۔ جہاں مسلمان مل کر نمازیں پڑھ سکیں۔ اور متلاشیان حق کو آزادی کے ساتھ تبلیغ کی جا سکے۔ اس کے لئے آپ نے دار ارقم کو پسند فرمایا۔ جو کوہ صفا کے دامن میں واقع اور ارقم بن رقم کی ملکیت تھا۔ یہ مکان اسلامی تاریخ میں ایک خاص شہرت رکھتا۔ اور دار الاسلام کے نام سے مشہور ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس مکان میں قریباً ۳ سال رہے اور یہیں تبلیغ فرماتے رہے۔ گویا یہ ایک اسلامی مرکز تھا۔ کئی لوگ اسی مکان میں ایمان لائے۔ اور لکھا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ آخری شخص تھے۔ جو یہاں ایمان لائے۔ اس کے بعد مسلمانوں کو اس قدر تقویت حاصل ہو گئی۔ کہ وہ آزادانہ عبادات کرنے کے قابل ہو گئے ؎

اسلام کی مخالفت اور اسکی وجوہات

اب مکہ کے گلی کوچوں میں کھلم کھلا اسلام کا چرچا ہو رہا تھا۔ اور قریش ڈرتے تھے۔ کہ یہ زیادہ نہ پھیل جائے۔ اس لئے انہوں نے بزور اسلام کی ترقی کو روکنا چاہا۔ جسکی کئی ایک وجوہات تھیں۔ اول تو یہ سنت الٰہی ہے۔ کہ انبیاء کے الٰہی سلسلوں کے قیام پر مخالفین کی طرف سے پوری مخالفانہ کوشش کی جاتی ہے۔ تا ثابت ہو جائے۔ کہ اسقدر ظاہری ساز و سامان اور قوت و شوکت کے مقابلہ میں ایک بے یار و مددگار اور بے بس و بے کس انسان کی شاندار کامیابی اور اس کا بے نظیر صبر و استقلال اس کے تعلق باللہ کا شاہد ناطق ہے۔ لیکن قریش اس واسطے بھی اسلام مخالف تھے۔ کہ اول تو اپنے آبائی طریق اور مذہب کی مخالفت وہ اپنی توہین سے تعبیر کرتے۔ اور اس کا انسداد اپنا ایک ضروری فرض تصور کرتے تھے۔ دوسرے چونکہ مکہ بہت بڑا بت کدہ تھا اور نہ صرف بتوں کے چڑھاوے ان لوگوں کی آمدنی کا بڑا ذریعہ تھے بلکہ اس وجہ سے انہیں ملک میں خاص اثر اور رسوخ حاصل تھا۔ اس لئے انہیں خیال تھا۔ کہ اگر اسلام یہاں قائم ہو گیا۔ تو ہماری سیادت جاتی رہیگی۔ اور آمدنی کے تمام ذرائع بند ہو جائینگے۔ پھر اسلام جس اخوت اور مساوات کو قائم کرنا چاہتا تھا۔ قریش کے بر خود غلط معززین اور شرفاء اسے اپنے اقتدار کے لئے سم قاتل سمجھتے تھے۔ اور وہ یہ بھی سمجھ رہے تھے۔ کہ اسلام کی ترقی یقیناً اس عیاشیانہ طرز زندگی کو مٹا دیگی جو وہ لوگ بسر کرنے کے عادی تھے۔ غرضیکہ ایسے خیالات اور اسباب کے ماتحت قریش نے پورے زور کیساتھ اسلام کی مخالفت شروع کی۔ اور جسقدر بھی ان سے ہو سکا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں کی ایذا رسانی میں زور لگایا۔ اور عرصہ حیات تنگ کرنے کے لئے کوئی ناجائز سے ناجائز طریقہ نہ چھوڑا ؎

قریش کے مظالم

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے راستہ میں کانٹے بچھا دئے جاتے۔ گھر میں پتھر پھینکے جاتے۔ بدن پر نجاست ڈالدیتے۔ مضحکہ اڑاتے اور نہایت بے ہودہ آوازے کستے۔ بلکہ ایک دفعہ جبکہ آپ حرم میں سجدہ کر رہے تھے۔ عقبہ بن معیط نے گلے میں چادر ڈال کر اس زور سے کھینچی کہ آپ گھٹنوں کے بل زمین پر آ رہے۔ اور آپ کا دم رک گیا۔ قریش کے مظالم کی داستان نہایت طویل ہے جنکا ذکر کرتے ہوئے سر ولیم میور لکھتا ہے۔ قریش نے فیصلہ کر لیا تھا۔ کہ "یہ نیا مذہب صفحۂ دنیا سے مٹا دیا جائے۔ اور اس کے متبعین بزور اس سے روک دیئے جائیں۔ اور قریش کی طرف سے جب ایک دفعہ مخالفت شروع ہوئی۔ تو پھر روز بروز ان کی ایذا رسانی بڑھتی اور آتش غضب تیز ہوتی گئی"۔

چونکہ عرب میں قبائل کے باہمی تعلقات کچھ اس قسم کے تھے کہ کسی قبیلہ کے فرد کو قتل کر دینے سے باہم جنگ شروع ہو جاتی تھی۔ اس لئے قریش آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کرنے سے ڈرتے تھے۔ اسوقت تمام اہل مکہ جنگ سے تنگ بھی آ گئے ہوئے تھے کیونکہ حرب فجار نے انہیں بالکل تھکا دیا تھا۔ مگر پھر بھی تکالیف پہنچانے میں کوئی کمی نہ کرتے۔

ابو طالب کے پاس وفد

جب انہوں نے دیکھا۔ کہ ان کی تمام شرارتوں کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر کوئی اثر نہیں ہوتا۔ تو انہوں نے ایک وفد ابو طالب کے پاس بھیجا۔ تاکہ انکے ذریعہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو روکا جائے۔ مگر ابو طالب نے نرمی سے سمجھا بجھا کر اسے رخصت کر دیا۔ لیکن تھوڑے عرصہ کے بعد وہ لوگ پھر آئے۔ اور اپنے مطلب کو اور زیادہ زور سے پیش کیا۔

میرا خدا میرے ساتھ ہے

اسپر ابو طالب بھی متاثر ہو گئے۔ اور انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا۔ کہ اس کام سے باز آ جاؤ۔ ورنہ میں تمام قوم کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ اس وقت جبکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کفار کے مظالم کا تختہ مشق بنے ہوئے تھے۔ آپکے ساتھی چند گنتی کے افراد تھے۔ وہ بھی غریب اور بے کس۔ ساری قوم کی مخالفت کی پرواہ نہ کرتے ہوئے اپنے خیر خواہ اور محبت کرنے والے چچا کو جو جواب دیا۔ اسے عزم و استقلال کی تاریخ کا عنوان کہنا چاہیئے۔ آپ نے فرمایا۔ راہ حق میں اگر مجھے مرنا بھی پڑے تو میں اس کی پرواہ نہ کروں گا۔ ہاں اگر آپ کو اپنی کمزوری اور تکلیف کا خیال ہے۔ تو آپ میری امداد سے دست برداری کا اعلان کر دیں۔ میرا خدا میرے لئے کافی ہے۔ مگر خدا کی قسم اگر یہ لوگ میرے ایک ہاتھ میں چاند اور ایک میں سورج بھی لا کر رکھ دیں تو بھی میں اپنے فرض کی سرانجام دہی سے ہرگز نہیں رک سکتا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ جواب دینے کے بعد تشریف لے گئے۔ ابو طالب اس جرأت و حوصلہ اور استقلال سے اس قدر متاثر ہوئے۔ کہ ان کی آنکھوں میں آنسو آ گئے انہوں نے آپ کو واپس بلایا۔ اور کہا۔ جہاں تک میرے امکان میں ہے۔ میں تمہاری امداد کروں گا۔ جاؤ اور جا کر اپنا کام کرو۔

کفار کی پیشکش ٹھکرا دی

قریش کے یہ تمام حربے جب آپ کے پائے ثبات میں لغزش پیدا نہ کر سکے تو ان کا ایک فصیح البیان اور طلیق اللسان شخص عتبہ بن ربیعہ آپ کے پاس آیا۔ اور کہا تم جو چاہتے ہو۔ ریاست۔ دولت یا بیویاں۔ جو بھی تمہاری خواہش ہو۔ ہم پوری کرنے کو تیار ہیں۔ مگر یہ کام چھوڑ دو۔ آپ نے اس کے جواب میں سورہ حٰم سجدہ کی آیات تلاوت فرمائیں۔ جن میں توحید الٰہی کا بیان ہے۔ عتبہ یہ جواب سن کر واپس آیا۔ اور قریش سے کہا۔ اس شخص سے تعرض نہ کرو۔ اور اسے اس کے حال پر چھوڑ دو۔ اگر وہ غالب آ گیا۔ تو ہماری عزت ہے۔ کیونکہ یہ ہم میں سے ہے اور اگر عرب نے اسے فنا کر دیا۔ تو تمہارا مقصد پورا ہو جائے گا۔ مگر اسکی بات کسی نے نہ مانی ؎

مسلمانوں پر تشدد

جب اس طرح بھی ناکامی ہوئی۔ تو قریش نے متحدہ فیصلہ کیا۔ کہ اپنے اپنے قبیلہ کے مسلمانوں کو اتنی تکلیف دو۔ کہ وہ واپس آ جائیں۔ چنانچہ مسلمانوں کو سخت تنگ کرنا شروع کر دیا گیا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ باوجودیکہ مسن اور صاحب ثروت آدمی تھے۔ مگر ان کے چچا ان کو رسیوں سے باندھ کر مارتے عمر نے اپنی بہن اور بہنوئی کو زخمی کیا۔ زبیر بن العوام کو چٹائی میں لپیٹ کر ان کے ناک میں دھواں دیا جاتا۔ عبداللہ بن مسعود کو صحن کعبہ میں سخت پیٹا گیا۔ ابوذر غفاری کو مار مار کر ادھ موا کر دیا گیا۔ یہ تو ان لوگوں کا حال ہوا۔ جو آزاد قبائل میں سے تھے لیکن بے یار و مددگار غلاموں پر مصائب کا جو پہاڑ ٹوٹتا۔ اس کے ذکر سے تو بدن کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ حضرت بلال بن رباح کو ان کا ظالم آقا امیہ بن خلف عربستان کی چلچلاتی دھوپ میں عین دوپہر کے وقت گرم ریت پر لٹا دیتا اور سینہ پر پتھر رکھ دیتا۔ پھر ہاتھ پاؤں رسے سے باندھ کر گلی کوچوں میں گھسیٹتا جاتا۔ زنیرہ ابوجہل کی لونڈی تھی۔ جسے اس بدبخت نے

مار مار کر اندھا کر دیا۔ نہدیہ اور ام عبیس کو بھی سخت تکالیف دی جاتی تھیں۔ ان سب کو حضرت ابوبکرؓ نے خرید کر آزاد کر دیا اور عامر بن فہیرہ کو خرید کر بکریاں چرانے کے لئے اپنے پاس رکھ لیا۔ ایک غلام ابو فکیہ تھے۔ انہیں بھی گرم ریت پر لٹایا جاتا۔ اور سینہ پر پتھر رکھے جاتے۔ حتیٰ کہ ان کی زبان باہر نکل آتی۔ خباب بن الارت ایک آزاد لوہار تھے۔ مگر انہیں قریش نے گرم کوئلوں پر لٹا دیا۔ اور اوپر خود بیٹھ گئے۔ حتیٰ کہ کوئلے ان کے نیچے خود ہی ٹھنڈے ہو گئے۔ ظالم اور نابکار ابوجہل نے حضرت عمار بن یاسر کی والدہ سمیہ کی شرمگاہ میں نیزہ مار کر شہید کر دیا۔ اور حضرت عمار کے والد حضرت یاسر کو بھی مار مار کر شہید کر دیا گیا۔ ان مظالم اور ستم آرائیوں کو ایک طرف رکھئے اور دوسری طرف اس استقلال، صبر و تحمل کا اندازہ کیجئے۔ جس کا نمونہ نبی پاک صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے جان نثار خدام نے دکھایا۔ اس سے معلوم ہوگا۔ کہ اسلام اپنے اندر ایسی زبردست کشش اور جذب رکھتا ہے۔ کہ اس کے مقابلہ میں دنیا کی بڑی سے بڑی تکلیف یا راحت قطعاً کوئی حیثیت نہیں رکھتی۔ یہ تمام جلادانہ بے رحمیاں اور لرزہ خیز سفاکیاں ایک مسلمان کو بھی جادۂ حق سے گمراہ نہ کر سکیں۔ چنانچہ ایک عیسائی مؤرخ لکھتا ہے۔

”محمدؐ کے مسائل نے وہ درجہ نشہ دینی کا آپ کے پیرؤوں میں پیدا کیا جس کو عیسٰے کے ابتدائی پیرؤوں میں تلاش کرنا بے فائدہ ہے۔ جب عیسٰے کو سُولی پر لے گئے۔ تو ان کے پیرو بھاگ گئے۔ ان کا نشہ دینی جاتا رہا۔ اور اپنے مقتدا کو موت کے پنجہ میں گرفتار چھوڑ کر چلدیئے۔ برعکس اس کے محمدؐ کے پیرو اپنے مظلوم پیغمبر کے گرد آئے۔ اور آپ کے بچاؤ میں اپنی جانیں خطرہ میں ڈالکر کل دشمنوں پر آپ کو غالب کیا۔“ (اپالوجی گاڈفری ہیگنس ترجمہ اردو صفحہ ۶۶-۶۷)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کا ۲۷ مارچ کا خطبہ جمعہ

نظارت دعوۃ و تبلیغ نے یہ معرکۃ الآرا خطبہ علیحدہ ٹریکٹ کی صورت میں چھپوا کر شائع کیا ہے۔ قیمت فی نسخہ دو پیسے اور ایک سو کی قیمت اڑھائی روپے ہے۔ احباب منگوا کر ضرور اس کی اشاعت کریں۔

تحقیق الادیان

نخلِ عیسائیت کے اثمار

ایک قیمتی اصل

اناجیل میں حضرت مسیح ناصری علیہ السلام ایک موقع پر اپنے حواریوں کو مختلف باتیں بتاتے ہوئے فرماتے ہیں۔

”اچھا درخت اچھا پھل لاتا ہے۔ اور بُرا درخت بُرا پھل لاتا ہے۔ اچھا درخت بُرا پھل نہیں لا سکتا۔ نہ بُرا درخت اچھا پھل لا سکتا ہے۔ جو درخت اچھا پھل نہیں لاتا۔ وہ کاٹا اور آگ میں ڈالا جاتا ہے۔ پس ان کے پھلوں سے تم انہیں پہچان لوگے۔“ (متی ۷/۱۷)

یہ اصل ایسا قیمتی اور سچائی سے لبریز ہے۔ کہ زمانہ کے تغیرات اور علوم و فنون کی ترقیات اسے باطل قرار نہیں دے سکتیں۔ بلکہ ہم اگر غور کریں۔ تو یہ اصل نہ صرف جسمانی عالم پر چسپاں ہوتا ہے۔ بلکہ عالم روحانی پر بھی چسپاں ہوتا ہے۔ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام نے جب یہ بیان کیا۔ کہ اچھا درخت اچھا پھل لاتا ہے۔ اور بُرا درخت بُرا پھل۔ تو ہر شخص سمجھ سکتا ہے۔ کہ آپ کا یہ منشاء نہ تھا۔ کہ لوگوں کو توجہ دلائیں کہ ہمیشہ اچھا پھل اچھے درخت سے پیدا ہوتا ہے۔ اور بُرا پھل بُرے درخت سے۔ کیونکہ یہ اتنی واضح بات ہے۔ جس کے لئے کسی کے بتانے کی ضرورت نہیں۔ اور پیسے کو پیسا کسی دانا کا کام نہیں ہو سکتا۔ پھر وہ انسان جو ہمارے عقیدہ کے مطابق خدا کا نبی اور رسول تھا۔ اور عیسائیوں کے نزدیک ابن اللہ اور کلمۃ اللہ۔ اس کے مُنہ سے ہرگز ایسے کلمات نہیں نکل سکتے۔ جن کی کوئی قیمت نہ ہو۔ پس ایسی واضح اور عام فہم بات کا بیان کرنا ظاہر کرتا ہے۔ کہ دراصل حضرت مسیح علیہ السلام کا کچھ اور مقصد تھا۔ جسے آپ نے ان الفاظ میں بیان فرمایا۔ اور ایک اور اشارہ تھا جو آپ نے ان الفاظ کے ذریعہ کیا۔

تمثیلوں میں کلام

وہ لوگ جنہیں انجیل کا مطالعہ کرنے کا موقعہ ملا ہے جانتے ہیں۔ کہ حضرت یسوع مسیح اکثر تمثیلوں میں باتیں کیا کرتے تھے۔ اور آپ کا یہ طریق تھا۔ کہ کسی روحانی نکتہ کی طرف توجہ دلانے کے لئے جسمانیات میں سے کسی اہم امر کی طرف اشارہ کر دیتے۔ چونکہ جسم اور روح کا عالم مادی اور عالم روحانی کا آپس میں گہرا تعلق ہے۔ اس لئے سمجھدار انسان آپ کے قول کا اصل مفہوم سمجھ کر معلوم کر لیتے۔ کہ آپ کا ان الفاظ کے کہنے سے کیا مقصد ہے۔

حضرت مسیح ناصری علیہ السلام نے اس جگہ جو درخت اور اچھے پھل کی تمثیل بیان فرمائی۔ اس کا مقصد یہ تھا۔ کہ سلسلۂ روحانی میں جو لوگ ایک درخت کی مانند کھڑے ہوتے ہیں۔ جن کے سایہ میں لوگ جگہ ڈھونڈتے ہیں۔ اور جو روحانی پھل لوگوں کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ ان کی پہچان کا یہ طریق ہے کہ۔ اس سے اچھے پھل پیدا ہوتے ہیں۔ پس پھلوں کو دیکھ کر تم یہ اندازہ لگا سکو گے کہ کونسا درخت پھل لینے کے قابل ہے۔ اور کونسا درخت اس بات کا سزاوار ہے۔ کہ اس کے قریب بھی انسان نہ جائے۔

عیسائیت کا درخت

یہ اصل جس کی سچائی عقلاً اور نقلاً ثابت ہے۔ اس کے لحاظ سے ہم دیکھنا چاہتے ہیں۔ کہ عیسائیت کے درخت سے کیسے پھل پیدا ہوئے۔ عیسائی حضرت مسیح ناصری کو خدا کا بیٹا اور خدا بناتے ہیں۔ ہمارے نزدیک یہ عقیدہ درست نہیں۔ لیکن اس سے یہ تو ثابت ہے۔ کہ وہ حضرت مسیح کو دنیا سے الگ اور سب سے بلند تر ہستی یقین کرتے ہیں پس اگرچہ انہیں نبی اور رسول نہیں مانتے تو بھی اس معیار پر انہیں پرکھا جا سکتا ہے۔ کیونکہ اگر ایک نبی کے لئے یہ ضروری ہے۔ کہ اس کے پیرو روحانی لحاظ سے اچھے پھل ثابت ہوں۔ تو وہ جو خدا کا اکلوتا ہے۔ اس کے ماننے والوں کے لئے تو بہت ہی اعلےٰ پھل کے مثال یہ ہونا ضروری ہے۔ لیکن ہمیں افسوس ہے۔ اناجیل جو کچھ حواریان مسیح کی حالت بیان کرتی ہیں۔ اس سے طبیعت پر افسردگی چھا جاتی ہے۔ اور دل یقین نہیں کرتا۔ کہ ”خدا وند ابن خدا“ کے چہیتے حواری اس درجہ اخلاص اور محبت، اور درجۂ اطاعت سے محروم ہوں۔

حضرت مسیح کے حواری

یہ مضمون چونکہ تفصیل طلب ہے۔ اس لئے اس موقعہ پر صرف وہ الفاظ پیش کئے جاتے ہیں۔ جو حضرت مسیح نے خود اپنے حواریوں کے متعلق فرمائے۔ لکھا ہے۔ آپ نے اپنے شاگردوں سے فرمایا۔

”اے کم اعتقادو۔ ڈرتے کیوں ہو۔“ (متی ۸/۲۶)

”تمہارا ایمان کہاں گیا۔“ (لوقا ۸/۲۵)

”تمہارا دل سخت ہو گیا ہے۔ آنکھیں ہیں۔ اور تم دیکھتے نہیں۔ کان ہیں۔ اور سنتے نہیں۔“ (مرقس ۸/۱۷)

”اے بے اعتقاد قوم۔ میں کب تک تمہارے ساتھ رہونگا کب تک تمہاری برداشت کروں گا۔“ (مرقس ۹/۱۹)

”اے بے اعتقاد اور کجرو قوم۔ اسے یہاں میرے پاس لے آؤ۔“ (متی ۱۷/۱۷)

پھر تمام کی ایمانی حالت یہ تھی۔ کہ حضرت مسیح نے صلیب کی رات سب شاگردوں سے کہا۔

”تم سب اسی رات میری بابت ٹھوکر کھاؤ گے۔“ (متی ۲۶/۳۱)

مراسلات

اہم مسائل پر گفتگو

عرصہ سے غیر احمدیوں کی طرف سے تقاضا کیوجہ سے یہاں مناظرہ ہوا۔ شرائط مناظرہ بہت عرصہ پہلے طے ہو چکی تھیں۔

وفات مسیح پر مناظرہ

۱۷ مئی ۹ بجے کارروائی شروع ہوئی۔ اور پہلے مولوی عبدالغفور صاحب نے اپنا دعویٰ وفات مسیح کے متعلق قرآن کریم کی آیات کی تشریح کی۔ اور ثابت کیا۔ کہ مسیح ناصری فوت ہو چکے ہیں۔ لیکن حنفی مناظر نے قرآن کریم کی طرف بالکل توجہ نہ کی۔ اور حدیثیں پڑھتا رہا۔ اور لفظ نزول پر بار بار زور دیتا رہا۔ احمدی مناظر نے قرآن کریم سے دکھایا۔ کہ لفظ نزول کن معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ اور انزلنا لکم من الانعام و انزلنا علیکم لباسا و انزلنا الحدید پیش کیں۔ اور پوچھا۔ کیا لوہا وغیرہ آسمان سے اترتا ہے۔ ہرگز نہیں۔ بلکہ زمین میں سے ہی پیدا ہوتے ہیں۔ ایسا ہی احادیث میں جو لفظ نزول ہے۔ اس کے معنے بھی زمین سے ہی پیدا ہونے کے ہیں۔ حنفی مناظر اس طرف توجہ کرنے کی بجائے لیت و لعل کرتا رہا۔ اجلاس ۱۲ بجے ختم ہوا۔ چونکہ حنفی مناظر کی طرف سے ایک دو باتیں خلاف شرائط پائی گئی تھیں۔ یعنی تالیاں بجانا اور احمدی مناظر کی تقریر کے دوران میں بولتے رہنا۔ اس لئے پہلے اجلاس کے پریذیڈنٹ صاحب ملک حاجی محمد وزیر خان صاحب رئیس بوسن کی خدمت میں عرض کیا گیا۔ کہ کل والے اجلاس میں ایسا نہ ہو۔ جس پر آپ نے نہایت مہربانی سے دوسرے دن کے اجلاس میں خلاف ورزی دور کرنے کی کوشش کی۔

مسئلہ نبوت پر مناظرہ

۱۸ مئی صبح دس بجے اجلاس شروع ہوا۔ اور اجرائے نبوت پر مولوی ظہور حسین صاحب مولوی فاضل مجاہد بخارا نے بطور مدعی قرآن شریف اور احادیث اور اقوال ائمہ سے ثابت کیا۔ کہ نبوت جاری ہے۔ اور غیر احمدیوں سے مطالبہ کیا۔ کہ ان دلائل کو رد کریں۔ غیر احمدی مناظر نے بجائے جواب دینے کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب سے وہ حوالے پیش کرنے شروع کر دیئے۔ جہاں حضرت اقدس نے تشریعی نبوت یا مستقل نبوت کا انکار فرمایا ہے۔ احمدی مناظر نے ایک غلطی کا ازالہ سے بتایا۔ کہ حضور ایسی نبوت کو بند فرماتے ہیں۔ جو نئی شریعت لانے والی یا مستقل نبوت ہو۔ ہاں ایسا نبی آسکتا ہے۔ جو امتی ہو۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی کامل پیروی کر کے نبوت حاصل کرے۔ غیر احمدی مناظر نے آیت یا بنی آدم اما یأتینکم کے یہ معنے کئے۔ کہ اے اولاد آدم تمہارے پاس رسول آدیں گے جو بوجہ تم میں سے ہونے کے جھوٹے ہونگے۔ پس جو ان سے بچیگا۔ وہ کامیاب ہوگا۔ اس نے کہا۔ آیت میں منکم آیا ہے۔ منی یا من اللہ نہیں آیا۔ اس پر احمدی مناظر نے بتایا۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق بھی رسولا منھم آیا ہے۔ تو کیا آپ نعوذ باللہ خدا کی طرف سے نہیں تھے۔ غیر احمدی مناظر نے اس کا کوئی جواب نہ دیا۔ اور خدا کے فضل سے احمدی مناظر کی قابلیت و سنجیدگی پبلک کو بہت پسند آئی۔ اور حاضرین پر بہت اچھا اثر ہوا۔ ہر خاص و عام آپ کی تعریف کرتا گیا۔ احمدی مناظر نے جب مفسرین و محدثین کے حوالے پیش کئے تو غیر احمدی مناظر نے کہا۔ کہ میں صرف ابو حنیفہ کی تفسیر مانتا ہوں۔ اور کسی بزرگ کی تفسیر نہیں مانتا۔ اس دن کا اجلاس بفضل خدا نہایت خیر و خوبی سے ختم ہوا۔ یہ عاجز جناب ملک محمد بخش صاحب رئیس بوسن و پریذیڈنٹ اجلاس ہذا اور جناب سید رضا حیدر صاحب زیدی الواسطی آف ہنٹور اور جناب حاجی ملک محمد وزیر خان صاحب رئیس اعظم کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہے۔ اللہ تعالےٰ ان معززین کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

صداقت مسیح موعودؑ پر مناظرہ

۱۹ مئی دس بجے اجلاس شروع ہوا۔ احمدی مناظر مولوی عبدالغفور صاحب نے اپنے دعویٰ صداقت مسیح موعود علیہ السلام پر قرآن کریم سے آیات متعلقہ معیار صداقت بیان فرمائے۔ اور اپنا دعویٰ ثابت کیا۔ غیر احمدی مناظر نے بجائے ان دلائل کو رد کرنے کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیوں پر اعتراض کرنے شروع کر دیئے۔ اور محمدی بیگم والی پیشگوئی زیر بحث آ گئی۔ احمدی مناظر نے بتایا۔ کہ یہ پیشگوئی مشروط ہے۔ اور اصل پیشگوئی کے الفاظ پڑھ کر سنائے۔ اس پر ایک پیر صاحب نہایت جوش میں آ گئے۔ اور فساد کا خطرہ ہو گیا۔ اس لئے اجلاس بند کر دیا گیا۔

خاکسار:۔ نور محمد (بوسن ضلع ملتان)

یسوع کا تابوت

حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی وفات کے ثبوت میں گاہے کوئی پرانی قبر یا پرانا تابوت بھی محققین آثار قدیمہ کو ملتا رہتا ہے۔ چنانچہ اس زمانہ میں بھی علاقہ بیت المقدس کے پرانے کھنڈرات کی کھدائی میں سے ڈاکٹر سوکانیک کو ایک تابوت ملا ہے۔ جس پر لکھا ہے "یسوع بن یوسف"۔ ہم نے اس خبر کو سب سے اول رسالہ بلاغ امرتسر میں دیکھا تھا۔ بعد میں اخبار جاسوس مورخہ ۱۵ مارچ ۱۹۳۱ء میں اس کے متعلق مزید حالات معلوم کرنے کے لئے ولایت خط لکھا گیا ہے۔ ممکن ہے۔ کہ یہ یسوع کوئی اور شخص ہو۔ کیونکہ یسوع کا نام اس زمانہ کے یہود میں عام طور پر رائج تھا۔ اس کے معنے ہیں۔ خدا تعالےٰ سے نجات یافتہ۔ جیسا کہ اسلامی نام نجات اللہ۔ اور ممکن ہے۔ کہ جو تابوت پہلے عیسےٰ بن مریم کے کسی شاگرد نے آپ کے واسطے طیار کیا ہو۔ یہ وہی تابوت ہو۔ بہر حال کم از کم اس سے یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ یورپ کے موجودہ عیسائی محققین اس امر کے قائل ہیں۔ کہ عیسےٰ ابن مریم۔ یا جیسا کہ اس وقت عام کا خیال تھا۔ عیسےٰ ابن یوسف زندہ نہیں بلکہ فوت ہو چکے ہیں۔ اور زمین کے اندر ہی کسی نہ کسی جگہ مدفون ہیں۔ یورپ سے خط کا جواب آنے پر اس مسئلہ پر مزید روشنی ڈالی جائے گی۔ انشاءاللہ

(محمد صادق عفا اللہ عنہ)

مولوی محمد علی صاحب اور پیغام پارٹی سے مطالبہ

میں ایک غیر احمدی ہوں۔ مجھے مولوی محمد علی صاحب امیر جماعت لاہور کے پیغام صلح میں شائع شدہ مضامین سے یہ معلوم ہوا کہ آپکا جماعت قادیان سے یہ مطالبہ ہے۔ کہ جناب مرزا صاحب نے اپنی کسی کتاب میں نبوت کا دعویٰ نہیں کیا۔ لیکن مولوی محمد یار صاحب مولوی فاضل قادیان نے جو مضامین الفضل میں شائع کئے ہیں۔ ان میں مندرجہ ذیل حوالجات موجود ہیں۔ اور مجھے ایک احمدی دوست نے اصل عبارات بھی ملاحظہ کرا دی ہیں۔ لہٰذا میں مؤدبانہ طریق پر جماعت لاہور کے ذمہ وار اہل علم سے جو اردو زبان کے محاورات اور طرز کلام سے واقف ہیں۔ دریافت کرنے کی جرأت کرتا ہوں۔ کہ وہ یہ ثابت کریں۔ کہ دعویٰ کا لفظ موجود ہوتے ہوئے بھی کوئی نبی

۲ غیرنبی سمجھا جاسکتا ہے۔ حوالجات حسب ذیل ہیں۔

"ہمارا دعویٰ ہے۔ کہ ہم نبی اور رسول ہیں" (بدر ۵ مارچ ۱۹۰۸ء)

"میری دعوۃ کی مشکلات میں سے ایک رسالت اور وحی الہٰی اور مسیح موعود ہونیکا دعویٰ تھا" (براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۵۳)

"صرف یہ دعویٰ ہے۔ کہ ایک پہلو سے میں امتی ہوں۔ اور ایک پہلو سے میں فیض نبوت کیوجہ سے نبی ہوں" (حقیقۃ الوحی ص ۹)

(ڈاکٹر عبدالعزیز از سیالکوٹ)

ہر قسم کی مردانہ کمزوریوں کا علاج

کنارسی رونس ہے

کنارسی رونس محنت کرنے والوں کی رفیق ہے کمزوروں کی دوست اور بیماروں کی مددگار ہے اس سے صالح خون پیدا ہوتا ہے دماغ کو طاقت اور حرارت عزیزی بڑھتی ہے اس کے چند دن کے استعمال سے آپ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے اپنے اندر خاص تغیر پائینگے۔ مایوسی اور کاہلی دور ہو جائیگی۔ کام کرنے کو دل چاہیگا۔ دل میں فرحت اور سرور پیدا ہوگا۔ اس دوا میں خوبی یہ ہے کہ آج کل کی بازاری دواؤں کی طرح سریا خون میں جوش پیدا کر کے اثر نہیں کرتی۔ بلکہ اندرونی غدودں کے فعل کو ٹھیک کر کے صحت کو درست کرتی ہے اسلئے اس کا اثر دیرپا رہتا ہے۔ اسکے استعمال سے بیوقت سفید ہونیوالے بال رک جاتے ہیں۔ جسم کے مختلف اعضاء کے افعال اس طرح درست ہو جاتے ہیں کہ سب قسم کی مردانہ امراض جاتی رہتی ہیں۔ عام اور خاص کمزوریوں والے لوگوں کو اس سے زیادہ فائدہ بخش دوائی ملنی مشکل ہے۔ قیمت فی شیشی عہ پیکنگ و پوسٹیج علاوہ ::

دلکشا ہیر آئل بہترین تیل ہے۔ دانتوں کی حفاظت کے لئے دلکشا سنون بہترین سنون ہے

ہماری ادویہ کے متعلق بعض معززین کی رائے

سید عبد اللطیف صاحب چک قاضیاں ضلع گورداسپور لاہور سے تحریر فرماتے ہیں جناب مینجر صاحب السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ: آپ کے سرمہ نورانی کی ایک شیشی میں نے اپنے والد صاحب کی آنکھوں کے لئے خرید کی تھی۔ جن کی عمر ۷۵ سال کے قریب ہے۔ اس نے میرے والد صاحب کی آنکھوں کو اس قدر فائدہ دیا ہے کہ اب وہ رات کو بھی پڑھ سکتے ہیں۔ آنکھوں سے پانی جاری رہتا تھا۔ اب بالکل بند ہو گیا ہے صاف طور پر کتب کا مطالعہ نہیں کر سکتے تھے۔ اس کے استعمال کے بعد بلا تکلیف اب مطالعہ کر سکتے ہیں۔ اور اب عینک کی ضرورت نہیں رہی۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دیوے کہ آپ نے ایسی مفید چیز ایجاد کی ہے

(۲) سید مسعود صاحب ہیڈ کانسٹیبل لاہور سے تحریر فرماتے ہیں کہ میں نے دلکشا پرفیومری کمپنی قادیان کی دوائی کنارسی رونس حب کہ میں پولیس ٹریننگ سکول پھلور میں تھا۔ استعمال کی رفع قبض اور تقویت اعصاب کے لئے نافع پایا۔

المشتہر

مینجر دلکشا پرفیومری کمپنی قادیان ضلع گورداسپور

موت کی گرم بازاری

اور امراض دق و سل کی تباہ کاریوں کے سیلاب کو دیکھکر جناب ڈاکٹر محمد عمر صاحب پی ایم ایس نے ان لاعلاج امراض کا پوری تحقیق و تفتیش کے بعد علاج دریافت کر لیا ہے۔ اور ثابت کر دیا ہے کہ دنیا کا کوئی مرض ایسا نہیں ہے جسکی دوا نہ پیدا کی گئی ہو۔ آپ نے متعدد عربی فارسی اور انگریزی کی طبی کتب سے ان امراض کے متعلق جو کچھ حاصل کیا ہے۔ اسکو البیان الکامل فی تحقیق الدق والسل کی صورت میں اسطرح یکجا کر دیا ہے کہ اس میں دق کی تعریف اور اسکے اسباب و علامات اس سے بچنے کے طریقے اور علاج نہایت شرح و بسط کے ساتھ درج ہیں۔ کوئی کتب خانہ بلکہ کوئی گھر اس لاجواب کتاب سے خالی نہ ہونا چاہئیے۔ قیمت فی جلد عہ

ملنے کا پتہ:- **شوکت تھانوی زرد محل امام باڑہ آغا باقر لکھنؤ**

وصیت نمبر ۳۳۱: میں چوہدری صادق علی ولد چوہدری صوبہ خاں قوم جٹ وڑائچ پیشہ ملازمت عمر ۵۲ سال بیعت ۱۹۱۲ء ساکن پھلپور ڈاکخانہ ملکھن وال تحصیل و ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت ما۔ بیگھہ اراضی زرعی واقع موضع پھلپور تحصیل و ضلع گجرات میں ہے۔ جسکی کل قیمت گیارہ ہزار روپیہ ہے لیکن میرا گذارہ صرف اس جائداد پر نہیں بلکہ ماہوار آمدنیہ ہے۔ جو کہ اس وقت تین سو بہتر روپیہ ماہوار ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں۔ کہ میری جائداد جو بوقت وفات ثابت ہو اسکے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں کردوں تو اسقدر روپیہ اسکی قیمت سے منہا کر دیا جائیگا۔ العبد۔ صادق علی۔ گواہ شد۔ شاد عالم ولد ہاشم خان۔ گواہ شد۔

سنہری موقع

بخصوص انجمنوں کے

فائدہ	کفایت	راحت	نفاست	ندرت
تجارت کا	خرچ کی		پسندیدہ چیز کی / بہترین ساخت کی	نئے نمونہ کی

پارچہ گراں اور نرخ ارزاں

آپ کے لئے آپ کے اہل و عیال کیلئے اور آپکے آشنا و احباب کیلئے سرمسرت کا مقام ہے۔ کہ آج ہم بہترین پارچہ بہترین قیمت پر نذر کرتے ہیں اب اور آئندہ ضروریات پوشیدنی کا فکر ہرگز دامنگیر نہ ہوگا

منفعت بخش تجارت ہر کہ و مہ اور ہر غریب و امیر کے پسند خاطر اور مقبول عام کٹ پیس و سالم تھان خرید کیجئے۔ دیکھئے اور آزمائیے۔ ہاں تجربہ شرط ہے ::

تنخواہ دار ایجنٹوں کی ہر جگہ ضرورت ہے

شرائط معمولی اور بے حد فائدہ رسان ایجنسی کے خواہاں اور خریدار پتہ ذیل پر خط و کتابت کریں:

دی اینگلو امریکن ٹریڈنگ کمپنی لمیٹڈ کلکتہ برانچ بمبئی

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

— ۲۵ مئی کو کانپور میں محرم کا جو جلوس نکلا۔ اس میں سے پولیس نے ان آدمیوں کو جو اسلحہ کے ساتھ جلوس میں کرتب دکھاتے جا رہے تھے۔ گرفتار کر لیا۔ جلوس احتجاجاً ۴ گھنٹہ وہیں کھڑا رہا آخر انہیں رہا کر دیا گیا۔ اور اسلحہ ساتھ لے جانیکی اجازت دیدی گئی۔ ہندوؤں نے تمام دن اپنی دوکانیں بند رکھیں۔

— تحصیل صوابی کے ایک موضع میں تین ہندو اپنے طریق پر دھرم سالہ میں مصروف عبادت تھے۔ کہ آٹھ مسلح سکھوں نے آکر انہیں منع کیا۔ اور انکار پر کرپانوں سے بری طرح زخمی کر دیا۔ ایک ہلاک ہو گیا۔ سکھوں کی سینہ زوری روز بروز بڑھ رہی ہے۔

— حکومت پنجاب نے اعلان کیا ہے۔ کہ پنجاب کے کوئلہ سے تارکول کی تجارت بخوبی چل سکتی ہے اور صوبہ میں ہر سال لاکھوں روپیہ کا خرچ بھی ہو سکتا ہے۔ اس لئے ارباب صنعت و حرفت کو اس طرف توجہ کرنی چاہئیے۔ حکومت اس بارہ میں ہر ممکن سہولت بہم پہنچانے کے لئے تیار ہے

— ایک پریس کمیونک شائع ہوا ہے۔ کہ پنجاب سروسز کمیشن بل کے متعلق جو افراد یا انجمنیں دلچسپی رکھتی ہوں۔ وہ جلد از جلد اس کے متعلق اپنے خیالات سے سیکرٹری پنجاب کونسل کو آگاہ کریں۔ بل کی کاپیاں کونسل کے دفتر سے دستیاب ہو سکتی ہیں۔

— کولر (علاقہ مدراس) کے سونے کی کان میں آگ لگنے کی خبر دی جا چکی ہے۔ معلوم ہوا ہے اس سے ۱۴۳ اشخاص ہلاک ہو گئے۔

— جام نگر سے مسلمانوں اور بوہروں میں سخت فساد کی خبر آئی ہے۔ جس میں کئی آدمی زخمی ہوئے۔ تفصیلات کا ابھی علم نہیں۔

— یورپ میں تحریک عریانی روز بروز زیادہ پھیل رہی ہے چنانچہ صرف برلن میں ایک سال کے اندر اس کے ایک لاکھ ممبر ہو گئے ہیں۔ جن میں مرد۔ عورتیں۔ بچے سب شامل ہیں۔ یہ لوگ برہنہ ہو کر ناچتے اور کھیلتے کودتے ہیں۔ یورپ کی تہذیب کے دلدادگان اس کے انجام کو ضرور پیش نظر رکھیں

— ۲۳ مئی کو برلن میں پولیس نے ایک جلسہ بند کرنے کی کوشش کی۔ جو اشتراکیوں نے بیروزگاروں کی حمایت میں کیا تھا۔ اس پر فساد ہو گیا۔ پولیس اور فسادیوں میں ۲ گھنٹہ تک کھلا مقابلہ ہوتا رہا۔ فسادیوں نے مکانوں اور دوکانوں کو لوٹ لیا۔ بازاروں میں لیمپ توڑ ڈالے۔ اور سڑک پر بند باندھ دیا۔ تا پولیس کی موٹریں نہ گذر سکیں۔

— ۲۴ مئی کی رات نیو دہلی میں وائسرائے کے محل کے جنوبی حصہ میں آگ لگ گئی۔ جس سے ریڈنگ روم کا بیش قیمت جھاڑ اور عالیشان چھجہ جل گیا۔ سقف کو بھی کافی نقصان پہنچا۔ مگر آگ پر جلدی قابو پا لیا گیا۔ دن کے وقت اس حصہ میں مزدور کام کرتے رہے تھے۔ اور معلوم ہوتا ہے ان میں سے کسی نے جلتی ہوئی تمباکو کی بیڑی پھینک دی جس سے ترپال کو آگ لگ گئی۔ اور یہاں تک نوبت پہنچی۔

— سپرنٹنڈنٹ پولیس سیالکوٹ نے ان تین ملزموں کی گرفتاری کے لئے فی کس ایک ہزار روپیہ انعام کا اعلان کیا ہے۔ جنہوں نے جموں اور سیالکوٹ کے درمیان ریل گاڑی میں پولیس پر گولی چلائی تھی۔

— ۲۳ مئی کو عبداللہ خاں اور میر احمد خاں کو معنف براچین کمانی اور اس کے دو ملازموں کے قتل کے الزام میں چیف پریذیڈنسی مجسٹریٹ کے سامنے پیش کیا گیا۔ مگر عدالت نے سماعت ۵ جون تک ملتوی کر دی۔ مسلمانوں کی کثیر تعداد عدالت میں موجود تھی۔

— مجلس خلافت صوبہ سرحد نے مجلس تحقیقات قوانین سرحد کی ہیئت ترکیبی کو ناقص قرار دیا ہے اور حکومت کو لکھا ہے کہ باشندگان سرحد اس وقت تک مطمئن نہیں ہو سکتے۔ جب تک تمام متشددانہ قوانین منسوخ نہ کر دئے جائیں۔

— ۲۴ مئی کو لاہور میں مجلس عاملہ مسلم کانفرنس کا جو اجلاس ہوا۔ اس میں کانگرسی مسلمانوں کے سوا ہر خیال کے مسلمان شریک ہوئے۔ اور کانگرسی مسلمانوں سے مصالحت کے تمام ذرائع پر غور کیا گیا۔ ایک قرارداد میں گول میز کانفرنس کے مسلم نمائندوں سے مطالبہ کیا گیا۔ کہ جب تک مسلم کانفرنس کے مطالبات منظور نہ کئے جائیں وہ مرکز میں ذمہ واری عطا کرنے کا اصول ہرگز قبول نہ کریں ہندو خبر رساں ایجنسیوں کی مسلم سیاسیات کے متعلق غیر منصفانہ روش کو مدنظر رکھتے ہوئے ایک آزاد مسلم خبر رساں ایجنسی کے قیام کا فیصلہ کیا گیا۔ نیز مسلمانوں کے مفاد۔ حقوق اور زندگی کو محفوظ رکھنے کے لئے ہر مقام پر رضاکار بھرتی کرنے کی تجویز کی گئی۔ اجلاس بہت کامیاب رہا۔

— مولانا شوکت علی نے ایک بیان شائع کیا ہے۔ کہ بھوپال کانفرنس میں کوئی سمجھوتہ نہیں ہوا۔ اور نہ ہی مسلم پبلک کے منشاء کے بغیر اب کوئی سمجھوتہ ہو سکتا ہے ہندو اخبارات کے غلط پروپیگنڈا سے مسلمان ہرگز متاثر نہ ہوں۔

— ملک معظم نے مہاراجہ پٹیالہ کو فوج میں لفٹیننٹ جنرل کے اعزازی عہدہ پر ترقی دئے جانے کی منظوری دیدی ہے۔

— انڈین ملٹری کالج کے متعلق ماہرین کی کمیٹی کا افتتاح کرتے ہوئے کمانڈر انچیف نے کہا۔ تجویز کی گئی ہے۔ کہ پیدل فوج کا ایک ڈویژن اور ایک بریگیڈ رسالہ اور ان کے تمام متعلقات یعنی توپ خانہ۔ سگنل۔ ٹرانسپورٹ ڈیرنری اور میڈیکل وغیرہ کو کامل ہندوستانی بنا دیا جائے اس کے لئے ابتداً ۴۷ ہندوستانی نان کمیشن افسر درکار ہوں گے۔ اور بعد میں مجوزہ کالج سے ہر سال ساٹھ آدمی لئے جایا کریں گے۔ اس طرح ایک ہندوستانی افسر پچاس سال کی عمر میں بریگیڈ جنرل بن سکیگا۔

— حکومت برما کی درخواست پر بغاوت کو فرو کرنے کے لئے ہندوستانی فوج کی تین پلٹنیں بھیجی جا رہی ہیں

— غیر ملکی آرڈی نینس کے سلسلہ میں ۲۶ مئی کو پولیس نے تیسری بار دفتر زمیندار پر چھاپہ مارا۔ اور بعض پرچے ضبط کر لئے۔ معلوم نہیں ایک اسلامی سلطنت کو مبتلائے آلام کرنے کی کوشش کر کے خود بھی پریشان ہونا کہاں کی دانشمندی ہے۔

— دہلی میں پولیس نے ایک نیپالی نوجوان کو گرفتار کیا ہے۔ جس کے کپڑوں کی گٹھڑی سے بم بنانے کا مسالہ برآمد ہوا۔

— مدر انڈیا کی مصنفہ مس میو کی ایک اور تصنیف طبع ہو کر بازار میں آئی ہے۔ جو ہندوستان میں صغر سنی کی شادی کے متعلق ہے یہ کتاب گویا مدر انڈیا کا ضمیمہ ہے

— ان دنوں قریباً ہر جگہ کانگریس کمیٹیوں میں پھوٹ پڑی ہوئی ہے۔ اور سخت پارٹی بازی ہو رہی ہے۔ ۲۶ مئی کو لاہور میں انتخاب عہدیداروں کے لئے جلسہ منعقد ہوا۔ مگر اختلافات اور شور و غوغا کی وجہ سے کوئی کارروائی نہ ہو سکی یہ ہے ہندوستان کی حکومت سنبھالنے والوں کی انتظامی قابلیت۔

— حکومت بمبئی نے ایک قرارداد میں منظور کیا ہے کہ ذات کی وجہ سے اچھوتوں کو پولیس میں بھرتی کرنے کی کوئی ممانعت نہیں ہوگی۔ اور اگر اس قوم کے افراد اپنی خدمات پیش کریں۔ تو ذات کی وجہ سے انہیں محروم نہیں کیا جائے گا:

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاءالاسلام پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کے لئے قادیان سے شائع کیا